نمبر ۵ و ۶ | قادیان دارالامان - ۲۷ شعبان ۴ رمضان ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

اب کی دفعہ نمبر ۵ اور ۶ کا البدر ایک ساتھ شائع ہوتا ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ ہمارے بعض احباب کے دلوں میں اس التوا یا بے نظمی کی نسبت مختلف خیالات پیدا ہوئے ہوں مگر جب انکو اصل حقیقت سے خبر ہو گی تو امید ہے کہ وہ احباب ہمیں معذور قرار دیں گے۔ نمبر ۳ اور ۴ کے التوا کے بواعث تو انہی نمبروں کے ذریعہ سے معلوم ہوئے ہونگے۔ نمبر ۵ کی نمبر ۶ کے ساتھ شائع ہونیکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار محمد افضل شہر سیالکوٹ کی عدالت میں ایک دیوانی مقدمہ میں ایک شہادت ادا کرنے کیواسطے طلب کیا گیا تھا اور ۱۹ نومبر سے لیکر ۲۵ نومبر تک وہ سفر میں رہا اور مینیجر صاحب شیخ فیض علی صابر جنکی طبیعت عرصہ سے علیل تھی اسکی عدم موجودگی میں علالت طبع کے باعث پوری توجہ کارگذاری میں نہ مصروف کر سکے اور ساتھ ہی کاتب کو بھی عدیم الفرصتی کی شکایت تھی چنانچہ گذشتہ اور نمبر کا ملاحظہ کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ مختلف خطوں میں اخبار لکھا ہوا ہے یہ اصل باعث التوا کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس میں حتی الوسع ہماری اپنی غفلت اور کسل کو دخل نہیں ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ انسان اُسوقت بے شک عند اللہ اور عند الناس قابل مواخذہ ہوتا ہے جبکہ وہ دیدہ و دانستہ یا اپنے نفسانی اغراض کے لئے دوسروں کے حقوق کی پوری نگہداشت نکرے سو ہم خدا تعالیٰ سے اسکی پناہ مانگتے ہیں اور اپنے احباب سے پختہ وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم دیدہ و دانستہ کبھی ایسی شکایت کا موقعہ نہ دینگے ہاں یہ امر بھی ہمارے احباب کے غور اور توجہ کے قابل ہے کہ قادیان

ایک ایسا قصبہ ہے جس میں اخبار کے اجرا کے واسطے ہمیں ہر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ شئے امرتسر وغیرہ مقامات سے منگوانی پڑتی ہے اور چونکہ سردست البدر کی ابتدائی حالت ہے اور ابھی تک پورے ۳۰۰ خریدار بھی نہیں ہوئے کہ جس سے ہم یہ نتیجہ نکال لیویں کہ اگر اسمیں ہمیں نافع نہیں تو نقصان بھی نہیں ہے بلکہ ہمیں واضح طور پر کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہمیں اس میں اسطرح سے نقصان ہی کہ خواہ البدر کے خریدار ڈیڑھ سو یا دو سو ہیں مگر ہمیں بہر حال ہفتہ وار ۳۵۰ چھاپنا پڑتا ہے اور پریس وغیرہ کے روزانہ اخراجات کی زیر باری ہے۔ ہم خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور اُسی سے مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ ہماری تمام موجودہ مشکلات کو رفع کر دے اور یہ امر اُسکی رحمت سے بعید نہیں ہے مگر چونکہ ہماری کارگذاری ایک دینی اور قومی خدمت کے رنگ میں ہے اس لئے ہم اسی معیوب بھی خیال نہیں کرتے کہ اپنے احمدی بھائیوں کو بار بار اسطرف توجہ دلاویں کہ وہ اسکی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور اسی استحکام حاصل ہو چونکہ البدر ایک ایسے نداں سے ارزاں خادم احمدی قوم کا ہے اس لئے اسکی حوصلہ افزائی کیطرف ہر ایک احمدی ممبر کا ضرور خیال ہونا چاہیئے۔ جس حالت میں دین ایک ایسی شئے ہے کہ اسکی طرف عوام الناس کی توجہ بہت کم ہے تو ضرور ہے کہ اُس کے لوگوں تک پہونچانے میں حتی الوسع آسانی کی جاوے تاکہ اُسکی باتیں سننے کے واسطے لوگوں کو اُسپر خرچ کرنا گراں نہ گذرے ہم کسی اہل فارس کا کیا قول نقل کریں آجتک تمام انبیاء جنہوں نے دینی خادم ہونیکا دم بھرا ہے وہ بار بار پکار کر یہی صدا دیتے رہے لا اسئلکم علیہ مالا ان اجری الا علی اللہ کہ ہم اس دین کیواسطے تم سے کچھ طلب نہیں کرتے ہمارا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے اور اسوقت ہمارے سامنے ایک زندہ نظیر بھی موجود ہی کہ ہمارا امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام دین کی باتیں کسطرح مفت لوگوں کو بتلاتا ہے اور کسطرح ہزارہا کتب و اشتہار آجتک لوگوں کو مفت دیئے گئے ہیں ہمارے لئے یہ ایک بڑی شرم کی جگہ ہو گی کہ اگر ہم دین کی اشاعت اور تبلیغ کے مدعی بنکر ایک اجر عظیم لوگوں سے چاہیں اور دین تو خود آسانی کا نام ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر خدا تعالیٰ نے اس لئے یہ تمام قوانین وضع کئے ہیں کہ لوگ جو اپنی وضع کردہ طرز عبادات اور رسم رواج سے طرح طرح کے مشکلات میں پڑ گئے ہیں اس سچے مذہب کے پیرو بنکر اُن تمام مشکلات سے نجات پاویں غرضیکہ اسی قسم کے تمام وجوہات کو مد نظر رکھکر ہم نے اس اخبار البدر کی قیمت عہ/ رکھی ہے اور بفضل خدا ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اگر اسکی اشاعت ایک ہزار تک ہو جاوے تو ضرور اسکی قیمت کم کر دیجاوے یا اسکے صفحوں کی تعداد بڑھا دیجاوے۔

ایک صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ کیوں البدر میں دیا جاتا ہے ان کو اسبات کا علم نہیں کہ اس کتاب کی بہت تھوڑی جلدیں ایک محدود وقت میں چھپکر شائع ہوئیں اور احمدی احباب مختلف مقامات اسکے لئے ترستے رہے ہیں۔

ام الصبیان یعنے مرض اٹھرا

پوست ہلیلہ ۲ ماشہ - پوست بلیلہ ۲ ماشہ - پوست آملہ ۲ ماشہ - فلفل ۲ ماشہ - دار فلفل ۲ ماشہ - گیرو ۲ ماشہ - صندل سفید ۲ ماشہ - صندل سرخ ۳ ماشہ - برگ نیم ۲ ماشہ - برگ مہندی ۳ ماشہ - منجیٹھ ۲ ماشہ - بچھ ۲ ماشہ - اصل اسوس ۲ ماشہ - اجوائن ۳ ماشہ - ہریچی ۳ ماشہ - ان سبکو باریک پیسکر ایام حمل میں عورت ایک ایک سرخ صبح شام ہر روز کہا دے ......

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر و سیر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی اور سیر کے لیے حضرۃ اقدسؑ تشریف نہیں لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرۃ اقدسؑ نے تشریف لا کر کچھ عرصہ مجلس کی مولوی محمد احسن صاحب امروہی ایک نظر اعجاز احمدی پر کر رہے تھے چونکہ کتاب جلدی چھپی تھی اس لیے بعض جگہ سہو کاتب سے غلطی رہ گئی تھی اور بعض جگہ نکتہ وغیرہ لگانا یا دور کرنا رات کو اندھیرے میں رہ گیا تھا اس کے اوپر تذکرہ ہوا حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ کوئی غلطی نہیں ہوا کرتی کیونکہ ساتھ ہی ترجمہ ہے اور اگر کوئی لفظ عربی ہے اور نکتہ وغیرہ کی غلطی ہے تو نیچے ترجمہ اُسکی صحت کرتا ہے اور اگر ترجمہ میں کوئی غلطی صحت سے رہ گئی ہے تو پھر اصل عبارۃ عربی موجود ہے اُس سے اُسکی صحت ہو جاتی ہے پھر نماز پڑھ کر حضرۃ اقدسؑ تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی۔

مغرب و عشاء اسوقت اعجاز احمدی کے بارے میں اور اُس کے اثر کے متعلق مختلف احباب ذکر اذکار کرتے رہے پھر مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے اپنا رسالہ منظوم کا متن سنایا پھر سید عبد اللہ صاحب عرب نے حضرۃ اقدسؑ سے دریافت کیا کہ میرے اطراف میں ورود ہونا طاعون کا خطرہ ہے اگر حضور اپنا کرتہ عطا فرما دیں تو میں اُسے پہنے رہوں حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ ہم کرتہ تو دیدینگے مگر بات یہ ہے کہ جبتک اللہ تعالیٰ کی رحمۃ اور فضل کا کرتہ نہ ہو تو پھر کوئی شے کام نہیں آتی دیکھو میں جانتا ہوں کہ گو یا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اور میری جماعۃ کی اس ذلت کی موت سے حفاظۃ فرمائیگا مگر ہمی مسلمان یا بیعۃ والیکا کوئی ذمہ دار نہیں ہے جبتک ہمارے ساتھ نہ ہو کو حقیقی تقوی نصیب نہ ہو ایک مسلمان نے ایک دفعہ یہودی کو کہا کہ تو مسلمان ہو جا اُس یہودی نے کہا کہ تو اگرچہ مسلمان ہے مگر تو کوئی عمدہ آدمی نہیں ہے اس لیے تم صرف صورۃ پر ناز نہ کرو بلکہ حقیقۃ کام آتی ہے سنو ایک مسلمان کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا اور اُسکا نام خالد رکھا گیا جسکے معنی ہیں ہمیشہ رہنے والا اور پھر اُسی دن اُسے دفن کر آئے وہ مرگیا اور خالد کا لفظ اُس لڑکے کے کوئی کام نہیں آیا اسی طرح ہمیشہ انسان کے کام میں حقیقۃ اور روحانیت ہی کام دیگی میرا دل ہرگز قبول نہیں کرتا کہ ہماری جماعۃ میں جو سچا تقوی اور طہارۃ رکھتا ہو اور خدا سے اُسی سچا تعلق ہو پھر طاعون سے ذلت کی موت مارے اگرچہ طاعون مختلف وقتوں میں آتی رہی ہے مگر ہر زمانہ کا حکم الگ الگ ہے بعض وقتوں میں ایسا کوئی آدمی نہ تھا جو اسوقت تم میں بول سکتا ہے پس ایسے وقت اللہ تعالیٰ فرق کرنا چاہتا ہے اور وہی شخص فائدہ اُٹھا دیگا جو خدا کے منشا کو سمجھکر سچی تقوی اختیار کریگا ورنہ اُس سے کوئی فرق نہ کریگا خدا نے ہمیں خوب سمجھا دیا ہے کہ جو لوگ سچی اور فرق کرنیوالے ہیں اُن سے یہ عذاب خدا نے پھیر دیا ہے اس لیے ایک متقی کب اُسمیں شریک ہو سکتا ہے اگر ہماری جماعۃ میں سے کوئی موت طاعون کی ہو تو بھی ماننا پڑے گا کہ اُسمیں کوئی نوع غفلت کی بھی ہے میرے وہم اور خیال میں بھی کبھی یہ بات نہیں آتی کہ خدا پر بدظنی کی جاوے

اور وہ مختلف الوعدہ ہوا اس لیے ان قوتوں کو اُٹھ کر شکر کرنا چاہیے اور مانگو اور جسطرح سے اپنا اردگرد ایک دیوار رحمت کا بنا لو خدا رحیم کریم ہے وہ اپنے خاص بندہ کو ذلت کی موت کبھی نہیں مارتا اگر (خدانخواستہ) کوئی ہماری جماعۃ سے تو وہ ذلت کی موت اُس سے ہوتی کیونکہ اگر ہم اشتہار نہ دیتے تو کسیکو اعتراض کا موقع کب ملتا مگر اب تو ہمنے خود مشتہر کیا ہے اسلیے لوگ ضرور اعتراض کرینگے پس تمکو چاہیے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو مجھے اُمید ہے کہ جو پورے طور سے درد والا ہوگا اور جسکا دل شرارۃ سے دور نکل گیا ہے خدا اُسے ضرور بچا لیگا توبہ کرو توبہ کرو مجھے یاد ہے کہ ایکمرتبہ مجھے الہام ہوا تھا اردو زبان میں **آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے** حقیقۃ یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اُسے طاعون نہ ہوگی اور جو شخص ضرر اُٹھا دیگا اپنے نفس سے اُٹھا دیگا اگر تم خدا سے صفائی نہیں کرتے تو کوئی طبیب تمھارا علاج نہیں کرسکتا اور نہ کوئی دوا فائدہ بخش سکتی ہے یہ ذمہ داری صرف خدا کا فعل ہے دل کا پاک صاف کرنا بھی ایک موت ہوتی ہے جبتک انسان محسوس نکرے کہ میں اب وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا تب تک اُسے سمجھنا چاہیے کہ مجھ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جب اُسے معلوم ہو کہ اب میں گندی زندگی چھوڑ چکا اور طول امل سے بہت دور آگیا ہوں تو سمجھو کہ اب میں نے تقوی پر قدم رکھا ہوا ہے نفس بہت دھوکے دیتا ہے بیگانہ مال کی خواہش رکھتا ہے دوسرے کے مال کا زوال اور نقصان چاہتا ہے تو یہ باتیں آخری اور نفس سے نکلنے کی ہوتی ہیں اور یہ وہی آخری وقت ہے خدا کا خوف بھی شے ہے کہ انسان کو خصی کر دیتا ہے۔

نماز عشاء حضرۃ گذار کر پھر شہ نشین پر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مجھے رویا ہوا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر ننگا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے اُس سے مجھے سخت بدبو آتی ہے میرے پاس آکر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے میں اُسے کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا پیچھے ہٹ جا۔ آپ نے فرمایا کہ اسکے ساتھ تفہیم الٰہی کوئی نہیں۔

۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی **سیر** حضرۃ اقدسؑ ۸ بجے کے قریب سیر کے لیے تشریف لائے اور قادیان کی مشرقی طرف تشریف لے چلے اعجاز احمدی کا ذکر ہوتا رہا کہ یہ مخالف اب اسکا کیا جواب دے سکتے ہیں ہاں بعض یہ کہیں گے کہ اگر ہم چاہیں تو لکھ سکتے ہیں اسپر نواب خانصاحب نے ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر سنایا کہ دہلی میں ایک مولوی نے اعجاز المسیح کو دیکھکر یہی کہا تھا کہ اگر چاہیں تو ہم لکھ سکتے ہیں مگر کون وقت ضائع کرے۔ حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ وہی مثال ہے کہ ایک شخص نے مشتہر کیا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو شیر کو مارتی ہے بشرطیکہ وہ چاہے اسطرح یہ گوارا نہیں کرتی یہی انکا حیلہ ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ بھی ہمارے تمام رسالوں کا نچوڑ ہے مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ حضور رنگ دوسرا ہے۔ پھر فرمایا کہ ابھی

خبر نہیں ہے کہ ہماری جماعت کے کون کون پوشیدہ لوگ ابھی درمیان ہیں وقت آویگا تو سب آ جاویں گے اسکی مثال ایک شرابی کی مثال ہے کہ وہ جبتک بیہوش ہوتا ہے تو سب کچھ کہتا رہتا ہے پھر جب ہوش آتی تو سنبھل جاتا ہے اسی طرح ان لوگوں کو بھی حسد و تعصب کی شراب کی بیہوشی ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ گو محمد حسین صاحب بٹالوی آخرکار ہماری جماعت میں داخل ہوں مگر ان پنجابی تصانیف اور دیگر تحریر جلد میں جو کچھ اُنکی گت بن چکی ہے وہ صفحہ روزگار پر یادگار رہیگی حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ تمام اُنکی گناہوں کا کفارہ ہو جاویگا خدا کی شان ہے کہ جو ارادہ (ذلت پہنچانے) کے اُسکے ہمارے لیے تھے وہ تمام اُسپر اُلٹے پڑے خود اُسکی اپنی جماعۃ میں اُسکو عزۃ نہ ہوئی۔

فرمایا کہ خدا کی قدرتیں عجیب ہیں جسکو چاہے عنایت کرے یہ تمام اُسکی لہریں ہیں انسان کی غلطی ہے کہ ادھر اُدھر پیر مارتا ہے جسقدر وہ لینا چاہتا ہے خدا تعالیٰ قادر ہے کہ حلال ذریعہ سے پہنچا دے کوئی دوست کسی کی ایسی پاسداری نہیں کرتا جیسے وہ کرتا ہے اسکے خلق اسباب میں عجیب مزہ آتا ہے قتل کے مقدمہ پر نظر ڈالو کسطرح اللہ تعالیٰ نے سب میں پھوٹ ڈالدی میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر حاکم کے سامنے بھی آدمی جاوے تو اُسسے ہرگز نہ ڈرے کیونکہ اگر خدا کو یہ راضی کرتا ہے تو وہ خود اُسکے دل کو اُسکی طرف پھیر دیگا سب کچھ اُسی کے پنجہ میں ہے جسطرف چاہے پھیر دے اس رنگ میں ایک مزہ وجودی مذہب کا آجاتا ہے مگر انکا قدم ذرا آگے پھسلا ہوا ہے لیکن اگر یہاں تک قدم نہ پڑے تو پھر توحید کا بھی مزہ نہیں آتا۔

دراصل لوگوں کو شبہات پڑ گئے ہیں اسلیے وہ گناہ سے پرہیز نہیں کرتے ہر ایک میں کچھ نکچھ غفلت کا حصہ رہجاتا ہے۔ اسی طرح خدا سے چاہتا ہے کہ یہ لوگ سمجھ لیویں جسطرح نوح کے زمانہ میں اُسکے بیٹے نے کہا تھا کہ میں پہاڑ کی پناہ میں آگیا ہوں اسی طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ٹیکہ کی پناہ میں طاعون سے آجاوینگے سب سے زیادہ ضروری شے **خدا کی ہستی پر یقین ہے بغیر اس یقین کے اعمال میں برکات ہرگز پیدا نہیں ہوتیں ہیں**

+ + + + + + + + + + + + + + +

+ + + خدا تعالیٰ نے کہا کہ چلو ذرا ہم ہی چلیں اگر لوگ آج ہی توحید پر قائم ہو جاویں تو آج ہی یہ بلا جاتی رہتی ہے خدا انسان کے اعمال کو دیکھتا ہے کہ توحید پر وہ قائم ہیں کہ نہیں بہت سے عمل توکل کے برخلاف توحید کے برخلاف ہوتے ہیں خواہ وہ کسیطرح سے لا الٰہ الا اللہ کہے مگر وہ اُسمیں جھوٹا ہوتا ہے اور یہی فسق ہے آجکل جسقدر اسباب پرستی ہے اُسکی نظیر زمانہ سابق میں نہیں ملتی اگرچہ اُن وقتوں میں فسق و فجور ہوتا تھا مگر خدا کا خوف بھی دلوں میں ہوتا تھا ایکوقت آتا ہے کہ لوگ یا مسیح الخلق عدوانا کہیں گے مگر اُسوقت وہ سب ناس ہی رہجاوینگے جیسے رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا مگر ایسی وقت پر ان لوگوں کو ایمان چنداں فائدہ نہیں دیتا خدا فرماتا ہے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ + اس سے طلوع الشمس من مغربہا کی حقیقۃ بھی معلوم ہوتی ہے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ توبہ قبول نہ ہوگی بلکہ خدا اپنے فضل سے بخشے تو بخشے انکی توبہ کوئی حقیقت نہ رکھیگی یہ امر خدا کی اختیار میں ہوگا جیسے فرمایا اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ اور مومنوں کے حق میں عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ

طاعون بھی مامور ہے اسکا کیا قصور جیسے اگر ایک شخص سپاہی ہو تو خواہ اُسے اپنے بھائی حقیقی کے نام وارنٹ ملے تو اُسے اسکو گرفتار ہی کرنا پڑے گا کیونکہ فرض منصبی ہے میں تو خدا کا شکر کرتا ہوں کہ لوگوں کو سیدھا کرنے کا وقت اب آگیا ہے خدا کی رحمت عظیم ہے کہ اس نے خود ہی ایک تازیانہ مقرر کر دیا کہ یہ لوگ غافل نہ رہیں اب یہ لوگ لگتا نہ رہے بلکہ مجذوب ہوں کیونکہ خود خدا نے دستگیری کی۔ ہماری جماعت میں ہماری طرف سے نصائح کا سلسلہ تو جاری تھا مگر اُسکا اثر کچھ کم ہی ہوتا تھا اب اُس نے طاعون کا تازیانہ چلایا کیونکہ طاعون کو دیکھکر ان لوگوں کے دل متاثر ہونگے اور اُن نصائح کو خوب موقع سمجھینگے اب ان لوگوں کے لیے ایک عمدہ موقع اولیا اور اصفیا بننے کا ہے ورنہ آرام کے زمانہ میں ان نصائح کا کیا اثر ہوتا۔ بعض وقت انسان مار کھانے سے درست ہوتا ہے اور بعض وقت مار دیکھنے سے تاکی سزا کے لیے بھی خدا نے کہا ہے کہ لوگوں کو دکھا کر دیجائے اسیطرح دوسروں کو تازیانہ پڑ رہا ہے اور ہماری جماعت دیکھ رہی ہے بہت سے آدمی تھے جنہوں نے ہمارے منشا اور ارادہ کو آج تک نہیں سمجھا تھا مگر اب خدا انکو دوسروں کو تازیانہ لگا کر سمجھا رہا ہے۔ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طائفہ میں کوئی کسر ہوگی اسکی اصلاح اسطرح سے ہو جاویگی کہ وہ دوسروں کو سزا ملتی دیکھکر اپنی اصلاح کر لینگے اور ہمیں کل مومنوں کو بھی نہیں کہا بلکہ ایک طائفہ کو کہا ہے۔

فرمایا رات میں نے خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے یونہی ترشح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے ہے۔

سرگرمی انسان کے اندر ہو تو ایمان رہتا ہے ورنہ نہیں کافور کیطرح کالی مرچ اس لیے رکھتے ہیں کہ کافور نہ اُڑے اسکی وجہ یہی ہے کہ کالی مرچ میں تیزی ہوتی ہے وہ اُسے اُڑنے سے بچا رکھتی ہے فقط پھر کچھ مختلف ذکر ہوتے ہوئے مکان قریب آگیا اور حضور السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر عصر و عشا ظہر کے وقت حضرة اقدس تشریف لائے تو آپ کی طبیعت ناساز تھی اور کچھ سردی سی لگتی تھی ارشاد فرمایا کہ نمازیں جمع کر لیجاویں چنانچہ ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں اور عشا کیوقت بوجہ علالت طبع حضرت اقدس تشریف نہ لاسکے۔

۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرة اقدس نے باجماعت ادا کی بعد نماز فرمایا کہ نماز سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا گویا ایک زمین خرید کی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اسکا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اسمیں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا

رؤیا پھر اسکے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسی جگہ کے لیے یہ سامان ہو رہا ہے کہ کچھ [illegible] وہاں ہو رہی ہیں [illegible] تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جاویں تو وہ کتابیں لاویں تو ایک کتاب [illegible] جاوے مولوی مبارک علی صاحب طیار ہو کہ میں جاتا ہوں مگر اس مقبرہ بہشتی میں ایک جگہ بھی جاوے [illegible] یہ خواب حضرت نے سنایا اور فرمایا کہ مدت سے پیشتر یہ تجویز کی تھی کہ ہماری جماعت کی میتوں کیلیے ایک الگ قبرستان ہونا چاہیے سو خدا نے آج اُسکی تائید کر دی اور کشمیر کے معنی بشارة کے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارت ظاہر کرے۔ اور جو شخص وہ کام کر کے لائیگا وہ قطعی بہشتی ہے

ظہر و عصر ان دونوں وقت میں حضرة اقدس نے نماز باجماعت ادا کی۔ ایکوقت مجلس کی اور چند ایک احباب معہ مولوی عبدالستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے اُنسے ملاقات کی ان کے تحفے تحائف لیکر جو انہوں نے حضرة اقدس کے بطور نذر پیشکش کیے تھے فرمایا کہ انکا آنا بھی ایک نشان ہے اور اُس الہام يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کو پورا کرتا ہے پھر فرمایا کہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں نماز مغرب بیٹھ ہی پڑھی جاوے۔

مغرب و عشاء مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرة اقدس حسب معمول مسجد مبارک کے شمال و مغربی گوشہ میں بیٹھ گئے ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے حقیقی بھائی اور خواجہ احمد صاحب افریقہ سے تشریف لائے تھے حضرت اقدس بعد ملاقات ڈاکٹر صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ پھر فجر کی خواب پر حضرة اقدس اور اصحاب کبار ذکر کرتے رہے فرمایا کہ کشمیر میں مسیح کی قبر معلوم ہونے سے بہت قریب ہی فیصلہ ہو جاتا ہے اور سب جھگڑے طے ہو جاتے ہیں اگر فراست نہ بھی ہو تو بھی یہ تو سمجھ میں آجاتی ہے کہ آسان بات کونسی ہے اب آسمان پر جانیکو کون سچھے جو باتیں [illegible] ہوتی ہیں وہی صحیح نکلتی ہیں آجتک خدا کے اعلام سے اسکے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا تھا (مگر اب خود ہی اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا۔) اب تخم ریزی تو ہوئی ہے امید ہے کہ کچھ اور امور بھی ظاہر ہونگے عادة اللہ اسیطرح ہے۔ یہ خواب بالکل سچا ہے اور اسکے ساتھ کسیطرح کی آمیزش نہیں ہے مجھے اُسوقت خواب میں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا عظیم الشان کام ہے جیسے کسیکو لڑائی پر جانا ہوتا ہے اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ہماری فراست نے خطا نہیں کی یہ عقدہ اللہ تعالیٰ حل کرے تو صدہا برسوں کا کام ایکدن میں ہو جاتا ہے اور عیسائیوں اور ان مولویوں کے گھر وہیں ماتم پڑ جاوے۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور پھر تو سارے انگریز رجوع باسلام ہو جاویں فرمایا یاد رہے ایک حرکت ہوا کی مثال تو یہ ہے کہ جیسے تسبیح کا دانا نکلجاوے تو باقی بھی نہیں ٹھہرتے خواہ پادری پیٹتے ہی رہیں تمام انگریز ٹوٹ پڑیں اللہ تعالیٰ کے داؤ ایسے ہی ہوتے ہیں مَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ پھر ڈوئی کا اخبار آپ نے سنا اور فرمایا کہ پگٹ کی شہرت ڈوئی سے بہت زیادہ ہے۔ نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

---

۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرة اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرة اقدس قریب ۸ بجے کے سیر کے لیے تشریف لائے کل احباب ہمراہ تھے اعجاز احمدی کے متعلق ذکر شروع ہوا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا [illegible] کوئی استدعا نہ تھی حضرة نے فرمایا کہ خود انکا خط موجود ہے پھر [illegible] کے خیال کا فوٹو مختلف احباب کھینچتے رہے۔

يَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اس آیة پر فرمایا کہ ان موجودہ عیسائیوں کی [illegible] ہی ہوگی کہ اُبْعَثُ کا لفظ کیوں آیا کاش کہ انزل کا لفظ ہوتا۔

اسکے بعد مسٹر پگٹ کا ذکر ہوا کہ ان لوگوں کو اسلیے دعوی کرنیکی جرأت ہو جاتی ہے کہ قوم نے مان لیا ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ مسیح آوے ورنہ کثرت رائے قوم کی اسطرف ہوتی کہ وقت دور ہے تو یہ دعوی نہ کرتا شیطان کے بھی مظہر ہوتے ہیں شیطان نے اس زمانہ میں اپنے مظہر کے لیے پگٹ کو ہی پسند کیا ہے۔

تصویر و فوٹو ذکر زمانہ تصویر کی ان لوگوں کے بالمقابل کسقدر حاجت ہے ہر ایک رزم بزم میں آجکل تصویر سے اثر ڈالا جاتا ہے پگٹ کی بھی تصویر شائع ہوئی ہے فوٹو کے بغیر آجکل جنگ ناقص ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسطرح ہتھیار مخالف لوگ طیار کریں تم بھی ویسے ہی طیار کرو اس سے فوٹو کا جواز ثابت ہے بندوقوں اور توپوں سے جنگ کرنیکا جواز بھی اسیطرح کیا گیا ہے ورنہ آگ سے مارنا تو حرام ہے جبکہ ضرورت حقہ محرک اور مسند عی ہوتی ہے یا اس کے متعلق الہام ہوتا ہے تو اس مقام پر تصویر کی حرمت کی سند پیش کرنی حماقت ہے جبرئیل نے حضرة عائشہؓ کی تصویر آنحضرت کو دکھائی مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ سلیمانؑ کے وقت میں بھی ایسی ہی ضرورت پیش آئی ہوگی + + + + + + + + حضرة اقدس نے فرمایا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا ایک حرمت حقیقی ہوتی ہے ایک غیر حقیقی جو غیر حقیقی ہوتی ہے وہ اسباب داعیہ سے اُٹھ جاتی ہے۔

سائل راستہ میں ایک سائل بلک بلک کر سوال کر رہا تھا فرمایا ایک یہ بھی انسان ہے اور ہم بھی ایک انسان ہیں کیطرح ایک ہر دروازہ پر گرتا اور سوال کرتا ہے اگر خدا کیطرف رجوع کرتا تو ایسا کبھی نہ رہتا مصرعہ کی تواند شد مسیحا کی تواند شد بیہودہ +

....

....

....

پگٹ کے نام کا جو شہر ہے بعض خنزیر کے معنی پائے جاتے ہیں اب دیکھیں کہ یہ ...... عیسائیوں کا خدا آسمان پر جاتا ہے کہ زمین میں دفن ہوتا ہے۔ دراصل خدا کو ان لوگوں پر سخت غیرت ہے جو خدائی کا دعوی کرتے ہیں اسکی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ ایسے لوگ ہوں۔ اس حساب سے تو یہ ہی اور وہ [illegible] کل نبی معاذ اللہ اسکو (پگٹ) بندہ ہے تو اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ایک ہی سلطنت کے نیچے دو مدعی ایک جھوٹا ایک سچا جیسے طاعون ہمارے مفید پڑی ہے ویسے ہی پگٹ نے گرد نکالی ہے جو کچھ اول مقرر ہو چکا ہے ضرور ہے کہ وہ تمام ظاہر ہو جاوے۔

ڈوئی کے ذکر پر فرمایا کہ جو دولت کی مشکلات میں پھنسا ہے اسے دین میں کب راہ ملتی ہے۔

ہمارے مخالف کو کوئی ادنیٰ ایسا علم نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اُنسے کلام کرے تو پھر ہر ایک امر کا فیصلہ ہو سکے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ پھر مکان قریب آیا اور حضرة علیہ السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر و عصر ان اوقات میں حضرت اقدس صرف نماز باجماعت ادا کر کے تشریف لے گئے۔

کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دیکر بخشوائے بڑی بیوقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے (مگر یہاں تو بالکل تدارد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گذارہ نہ ہوتا جسنے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیا اُسکے لیے مہیا بنائیں تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر اسی طرح انسان کے دو پر ہیں ایک معاصی کا دوسرا خجالت توبہ پریشانی کا یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اُسکے بعد پچھتاتا ہے گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں زہر کے ساتھ تریاق ہے اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور ہلاک ہو جاتا توبہ اُس کی تلافی کرتی ہے کبر و عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے جب نبی معصومؐ ۷۰ بار استغفار کریں تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اُسپر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اُسے چھوڑیگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہدیتا ہے کہ ہمنے تجکو بخشدیا اب تیرا جو جی چاہے سو کر اس کے یہ معنی ہیں کہ اُس کے دلکو بدلا دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع برا معلوم ہوگا جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھکر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے اسیطرح وہ انسان بھی گناہ کی حرص نہ کرے گا جسے خدا نے بخشدیا ہے مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اسمیں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھدیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے

گناہ کرنیوالا اپنے گناہ کی کثرت وغیرہ کا خیال کرکے دعا سے ہرگز باز نہ رہے دعا تریاق ہے آخر دعاؤں سے دیکھ لیگا کہ گناہ اُسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوبکر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیا اور انکی تاثیرات سے منکر ہو جاتے ہیں۔

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدلجاتی ہے اسیطرح سے اس پیوند سے بھی اُسمیں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اُس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتی ہیں) بشرطیکہ اُسکے ساتھ سچا تعلق ہو خشک شاخ کیطرح نہ ہو اُسکی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے جس قدر یہ نسبت ہوگی اُسی قدر فائدہ ہوگا۔ بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے اسیوقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اُسکے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلعم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونیکی وجہ آخر بے ایمان رہے اُنکو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا اسلیے ظاہری لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُن کے کام نہ آیا تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اُسکا شکوہ اور افسوس بیفائدہ ہے محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیئے جہانتک ممکن ہو اُس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو طریق میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے یہ دھوکا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے جلدی راستبازی اور عبادت کیطرف جھکنا چاہیئے۔ اور صبح سے لیکر شام تک حساب کرنا چاہیئے (مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ تقریر حضرتؑ نے اُسوقت فرمائی تھی جب نواب خان صاحب تحصیلدار نے حضور سے بیعت کی تھی۔ ایڈیٹر)

۲۹- نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کی اور آج کا دن ایک بڑا مبارک دن تھا کہ حضرتؑ کی طبیعت بالکل درست تھی۔

سیر ۹ بجے کے بعد حضرت اقدسؑ سیر کے لیے تشریف لائے اور احباب ہمراہ چلے گذشتہ شب کو جو ٹیکہ طاعون کے خطرناک نتائج ہونیکی مشہور خبر آئی اور پنجاب گورنمنٹ نے ٹیکہ کا کام روک دیا تھا کہ ملکوال میں ۱۹ موتیں ٹیکہ کے لگنے سے ہوئیں اُسپر ذکر ہوتا رہا کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کی کتنی رحمت ہے ہماری کشتی نوح میں صاف لکھا ہوا ہے کہ اگر آسمانی ٹیکہ کے علاوہ اور اُس کے مقابلہ پر کسی اور طرح سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے تو ہمارا دعوی جھوٹا ورنہ سچا اس ٹیکہ کے انتظام پر گورنمنٹ کا لاکھوں روپیہ صرف ہوا تھا..... اسمیں بھی خدا کی حکمت ہے کہ ہماری کشتی نوح پر بڑے بڑے متعصب اخباروں نے حتیٰ کہ مصر کے اللواء نے بھی مخالفت میں مضمون درج کیا کیا اب انکی روسیاہی ہوئی یا نہیں۔ حق کا رعب ایسا ہوتا ہے کہ منہ بند ہو جاتے ہیں اب دیکھیں کہ اللواء کیا لکھے گا اور اب بھی شرمندہ ہوگا کہ نہیں۔ ایکدو دن اور ٹھہر جاویں اور دیکھ لیں۔ خدا طبیعت ٹھیک ہو جاوے تو ان موتوں کے مفصل حالات دریافت کرکے پھر اللواء کو پیش کیا جاوے کیونکہ یہ اُس کے لیے ایک بڑا تازیانہ ہوگا۔ یہ اللہ کی طاقتیں ہیں اور اُسی کا کام ہے تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کو چمکاتا اور ہمارے اس سلسلہ کی تائید میں اسقدر کثرت سے زور دے رہا ہے اور پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں یہ بھی ایک عادۃ اللہ ہے کہ مکذبین کی تکذیب سے اُسکے نشانات کو کھینچتی ہے جب انکی تکذیب ٹھنڈی ہو جاویگی تو یہ نشانات بھی ٹھنڈے پڑ جاوینگے برسات میں جسقدر گرمی زیادہ ہوتی ہے اُسیقدر بارش زور سے ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے منہاج نبوۃ کا نظارہ دکھلا دیا ہے کیا کیا کچھ کیا ہے ہماری تائید میں آسمان کو پھاڑ دیا زمین کو مگر ان لوگوں نے کسی بات سے فائدہ نہ اُٹھایا ہمیشہ سے ان لوگوں کا خیال تھا کہ صدی کے سر پر کوئی آیا کرتا ہے اسمیں سے بھی بیس سال گذر گئے مگر آجتک انکی سمجھ میں نہ آیا اب تو قیامت کا سامنا باقی ہے اور تو کوئی کسر باقی نہیں۔ ایک مخالف نے ایکدفعہ مجھے خط لکھا کہ آپکی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر ایکبات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں یہ تائید کیوں ہوتی ہے۔ ایمان کی لذت بھی یہی ہے کہ خدا کی نصرتوں کو انسان آنکھوں سے دیکھ لے تب آنکھیں کھلتی ہیں جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ سچ یہی ہے تو پھر اُسپر مرنیکو بھی طیار ہو جاتا ہے جبتک خدا کی نصرتیں چمک کر ظاہر نہیں ہوتیں اُسوقت تک تو مذبذب ہی رہتا ہے مگر جب انکی چمکار نظر آتی ہے تو سینہ کی غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ کیتنی خوشی کی بات ہے کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کا تزکیہ نفس کرنے لگا ہے اولیا خدا کے وفادار بندے ہی ہوا کرتے ہیں اور وہ کون ہوتے ہیں۔

یہ بھی ایک الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ (البدر ...) یہ بات بھی کیسی پوری ہوئی طاعون بھی آگ ہے حدیث میں آیا ہے کہ بہشتی ایکدفعہ دوزخ کی سیر کو جاوینگے اور ایک پیر آگ پر رکھیں گے کہ کسطرح جلاتی ہے تو آگ کہیگی اے مومن تیرا پیر ہٹ جا تو نے تو مجھے بجھاتا ہے۔ مکان آگیا اور حضرت تشریف لے گئے۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز حضرت نے باجماعت ادا کی عصر کی نماز سے پیشتر آپنے تھوڑی دیر مجلس فرمائی اور ایک خواب بیان کیا جسے دیکھے ہوئے قریباً ۱ ہفتہ گذرے تھے وہ خواب یہ ہے کہ ایک مقام پر میں کھڑا ہوں تو ایک شخص آکر چیل کیطرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لیگیا پھر دوسری بار حملہ کرکے آیا کہ میرا عمامہ لیجاوے مگر میں اپنے دل میں مطمئن ہوں کہ یہ نہیں لیجا سکتا اتنے میں ایک نحیف الوجود شخص نے اُسے پکڑ لیا مگر میرا قلب ... اتنے میں ایک اور شخص آگیا جو قادیان کا رہنے والا تھا اُسنے بھی اُسے پکڑ لیا میں جانتا تھا کہ مؤخر الذکر ایک مومن متقی ہے پھر اُسے عدالت میں لیگئے تو حاکم نے اُسے جاتے ہی ۴ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دیدیا۔

مغرب و عشاء بعد ادائے نماز مغرب شیخ نور احمد صاحب ملہم اور نور بخش صاحب جالندھری نے حضرتؑ کے آگے نذر گذرانی اور نور بخش صاحب نے بیعت کی اور عرض کیا کہ الحکم میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ غیر از جماعت احمدیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھو فرمایا ٹھیک ہے اگر مسجد غیروں کی ہے تو گھر میں پڑھ لو اکیلے پڑھ لو حرج نہیں اور تھوڑی سے صبر کی بات ہے قریب ہے اللہ تعالیٰ انکی مسجدیں برباد کرکے ہمارے حوالہ کر دیگا آنحضرتؐ کے زمانہ میں بھی کچھ عرصہ صبر کرنا پڑا تھا۔

موجودہ حالت طاعون سے ہندوؤں کے زیادہ مرنے پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُہَا مِنْ اَطْرَافِہَا ہم دور دور سے زمین کو گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ یہ عادۃ اللہ ہے کہ اول عذاب ایسے لوگوں سے شروع ہوتا ہے جو دور ہوتے ہیں اور ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں بیوقوف یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ صرف انہیں کے لیے ہے ہمارے لیے نہیں مگر عذاب لپک کر ان تک پہونچتا ہے جبکہ خبر بھی نہیں ہوتی اور بے پروا ہوتے ہیں خدا کی اسمیں حکمتیں ہوتی ہیں چاہتا ہے کہ یہ اور شوخی کریں لوگوں کو اس طاعون کی خبر نہیں ہے وہ مجھے لکھتے ہیں اور اشتہار وغیرہ شائع کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک مرض ہے جسکا علاج ہو سکتا ہے اب انکو لازم ہے کہ ڈاکٹر وغیرہ علاج کرائیں آخر سول نے لکھدیا کہ ہم کہانتک اسپر روپیہ ڈالیں خود گورنمنٹ کو بھی ٹیکہ سے تکلیف پہنچی ہے

طاعون ۳ قسم ہے ایک خفیف جسمیں صرف گلٹی نکلتی ہے اور تپ نہیں ہوتا دوسری اُس سے تیز کہ جسمیں گلٹی کے ساتھ تپ بھی ہوتا ہے تیسری سب سے تیز اسمیں تپ گلٹی آدمی سویا اور مرگیا ہندوستان کے بعض جگہ ایسا ہی ہوا ہے کہ دس آدمی رات کو سوئے تو صبح کو مرے ہوئے پائے۔ اسکا اصل باعث طعن ہے۔ یہ لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں مگر انکو پتہ لگجاویگا جو مخالف بکواس کرتے ہیں اُنپر یک لخت پتھر نہیں پڑا کرتے اول انکو دور سے آگ دکھلائی جاتی ہے تاکہ وہ توبہ کریں۔ شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی حضرت اب بھی مخالف یہی کہتے ہیں کہ ہمیں طاعون کیوں نہیں ہوتی فرمایا کہ قرآن میں یہی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے کمبخت یہ تو نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہمیں ایمان ہو جاوے طاعون ہی مانگتے ہیں دراصل یہ لوگ دہریہ ہیں خدا پر انکو ایمان نہیں ہے

بعد ادائی نماز مغرب حضرت اقدس مسجد کے گوشہ میں ہو بیٹھے اور ایک خط حضرت میں پڑھا گیا جس

مغرب و عشا

میں ایک شخص نے آئینہ کمالات اسلام کی ایک عبارت کی تشریح دریافت کی تھی جسمیں مسیح کی روحانیت کی تیسری بار جلالی نزول کا ذکر ہے

توسل احیاء فرمایا کہ کتاب کی اصل عبارت دیکھکر بتلاؤں گا۔ پھر ایک شخص کا سوال پوچھا گیا کہ آیا دعا کے بعد یہ کلمات کہنے کہ یا الٰہی تو میری دعا کو بطفیل حضرۃ مسیح موعودؑ قبول فرما جائز ہے کہ نہیں حضرۃؑ نے فرمایا کہ شریعت میں توسل احیا کا جواز ثابت ہوتا ہے بظاہر اسمیں شرک نہیں ہے ایک حدیث میں بھی ہے

وحی ۱ فرمایا قرآنی آیات سے پتہ لگتا ہے کہ اویٰ کا لفظ یہ چاہتا ہے کہ اول کوئی مصیبت واقع ہو جیسی طرح اِنَّهٗ اٰوَی الْقَرْیَةَ چاہتا ہے کہ ابتدا میں خوفناک صورتیں ہوں اصحاب کہف کی نسبت بھی ہے فَاْوٗا اِلَی الْکَہْفِ اور دوسری جگہ وَاٰوَیْنٰہُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ان تمام مقامات سے یہی مطلب ہے کہ قبل اسکے کہ خدا آرام دیوے مصیبت اور خوف کا نظارہ پیدا ہو جاوے اور لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ لکھا ہے کہ الہام میں بھی اسکے ساتھ ملتا ہے۔

۲ بیعت ایک لڑکے کی بیعت کے ذکر پر فرمایا کہ اوائل عمر کے لوگوں کی بیعت میں مجھے بہت تردد رہتا ہے جبتک انسان کی عمر چالیس برس کی نہ ہو تب تک ٹھیک انسان نہیں ہوتا اوائل عمر میں تلوّن ضرور آتے ہیں میرا امام نہیں ہوتا کہ ایسی حالت میں بیعت لوں مگر میں خیال کر کے دل آزردگی ہوتی ہے بیعت کر لیتا ہوں انسان جب چالیس برس کا ہوتا ہے تو اسے موت کا نظارہ یاد آتا ہے اور جسکو قریب بھی موت کا خوف ہی نہیں اسکا کیا اعتبار۔ × × × ×

اس کے بعد پھر یہ ذکر ہوتا رہا کہ آج تک بہت تھوڑے ایسے گذرے ہیں جنہوں نے اس امر کو محسوس کیا اور حسرت کی کہ کیوں ہندوستان کے شاہان اسلام نے اس ملک میں سوائے عربی کے اور اور زبانوں کو رواج دیا حالانکہ عربی ایک بڑی وسیع زبان تھی جس میں ہر ایک مطلب مکمل طور پر بیان ہو سکتا ہے اگر وہ ایسا کرتے تو یہ اسلام کی ایک بڑی امداد ہوتی مگر نہ معلوم کہ کیوں کسیکو خیال نہ آیا اس سے ایک نقص بھی پیدا ہوا ہے کہ ہندوستان کی اسلامی ذریت کو اس وجہ سے کہ انکی اپنی مذہبی زبان کا علم نہیں قرآن شریف اور دیگر علوم عربیہ سے بہت کم مس ہے حضرۃ اقدس بھی ان باتوں کی تائید کرتے رہے اور فرمایا کہ یہ ان سے ایک معصیت ہوئی ہے۔

پھر رسالت اور نبوۃ کے مضمون پر حضرۃ اقدس فارسی میں تقریر کرتے رہے جو ذیل میں وہ تقریر درج کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ می فرماید مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ لکن اینجا برائی استدراک آمدہ ست چوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسر نداشت بر آں اعتراض کہ بر دشمنان کردہ شدہ گفتہ کہ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الْاَبْتَرُ بر آنحضرۃ ہم لازم می آید گویا کہ خدا تعالیٰ تصدیق معترض میکند برائے ازالہ این وہم فرمودہ است کہ ثابت کند کہ آں نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ست و افادہ آں ہم

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یعنی ہیچ ابدال و قطب و اولیا بجز ختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخواہد شد حکام را ہمیں حالت ہست کہ اگر بر کاغذ مہر سرکاری نشود ہیچ ہمی ماند ہر کسی را کہ الہام و مکالمہ الٰہی میشود از مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می شود و ازیں معنی رسول اللہ صلعم ہمہ را پدر ست در یک معنی نفی نبوۃ میشود و در یک معنی اثبات نبوۃ میشود۔ اگر بگوئیم کہ سلسلہ افادات نبوی منقطع نشدہ و اکنوں کسی را الہام و مکالمہ و مخاطبہ الٰہی نمی شود ہمہ اسلام تباہ میشود و سلسلہ ما را ایں مثال ست کہ اگر کسی در آئینہ صورت می بیند آنچہ در شیشہ نظر می آید چیزی دیگر نیست ہماں ست کہ پیش شیشہ ہست ایں مردمان دریں آیۃ کریمہ غور نمی کنند و من خوب میدانم کہ ایں ہمہ عقیدہ میدارند کہ سلسلہ مکالمات الٰہیہ منقطع شدہ ہست۔ کلام بمعنی وحی است در قرآن ہم ذکر الہام نیامدہ بلکہ ذکر وحی آمدہ و قطعیت الہام دو یک معنی دارد۔ و نمی پندارند کہ اگر ایں سلسلہ منقطع شود باقی از برکات اسلام چہ می ماند۔ پس ہمیں معنی ہست کہ گفتم در مثال آئینہ و ظل کہ ظل ہمہ نقوش اصل در خود دارد و ظل نبوۃ ہمیں طور ہست البتہ آں نبوۃ منقطع ہست کہ بلا توسل و سلسلہ رسول اللہ آید و ہر کسیکہ ازیں انکار می کند کافر میشود و از دین خارج میشود اگر دین باینطور مردہ ہست کدام توقع نجاۃ باید داشت اگر انسان اندریں عالم تمیز معرفت نکند چہ دلیل دارد کہ در روز آخرۃ خواہد کرد بجز ایں صورۃ کہ ما پیش میکنیم دیگر صورۃ نیست مَنْ کَانَ فِیْ ہٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَہُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی از بسیار مقامات قرآن معلوم میشود کہ ایں اُمّۃ خیر اُمّۃ ہست پس کدام خیر ست کہ در اُمّۃ موسوی الہام مکالمہ و غیرہ میشد و دریں اُمّۃ نمیشود و کدام مشابہت انبیاء بنی اسرائیل امۃ موسوی خواہد بود آنحضرۃ صلعم تکمیل کنندہ این عالم اند یعنی کمال این عالم بر رسول اللہ صلعم ختم شدہ و این معنی ختم نبوۃ ہست کہ کسی دیگر نبی نمی شود حتی کہ مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر نبوۃ او نشود چنانکہ مثال آں دریں دنیا دیدہ بود کہ ہیچ پروانہ سرکاری تصدیق نمیشود حتی کہ مہر سرکاری بر او نبود پس ازیں آیۃ معلوم میشود کہ اللہ تعالیٰ بطور جسمانی نفی ابوت میفرماید و بطور روحانی اثبات نبوۃ میکند بہر حال ایمان باید آورد کہ برکات و افادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہست اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ دریں آیۃ معنے محبت چیست ہیچ معنی ہرگز نیست کہ خدا ہر کسی را کہ محبت میکند دریں عالم او را کور میدارد اگر ایں دو ناں عقل کہ بر بینند انسان ہماں باشد کہ طالب مغز شود نہ کہ بوست ہمہ ایں طالب مغز شدہ اند ایماں ہمیں ہست کہ انسان را نخواہند چشم آں نابینا شود نہ کہ باعث مقصود شان اہل اسلام چیست ہمیں کہ انسان میگویند کہ ایمان آوردیم در دل ہیچ شے نیست و ہمیں معنی ایں آیۃ است مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖٓ و ہمیں نابینائی کہ ذکر کردیم کفر و فسق و مجوریست و برائے ہمیں بینائی خدا وند تعالیٰ ایں سلسلہ را قائم کردہ ہست کہ باز آں بینائی کہ رفتہ ست پیدا شود خدا می خواہد۔۔۔۔۔

زندہ ہست اگر ایں نبود کدام فرق در نصاریٰ و اسلام ہست آں کہ مردہ و ایں ہم مردہ آں قصہ و حکایۃ ہست ایں ہم قصہ و حکایۃ ہست اینچنیں صورۃ فیصلہ چگونہ شود خدا تعالیٰ ارادہ فرماید کہ آں برکات بنماید و اگر مردے مثل آں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نمی آید چگونہ بنماید ایں ہمہ کار خدا ہست ما بندگانیم ما ہیچ اُمید فتح و شکست نداریم او خوب میداند کہ کدام منظور دیدہ است بہر مصلحتی کہ خواہد خواہد کرد۔

پھر عشاء کی نماز ہوئی اور بعد نماز حضرۃ اقدس دولت سرا میں تشریف لے گئے۔

۱۸۹۵ء کی ڈائری کے نوٹ

۱۸۹۵ء میں جب میں حضرۃ اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا تو اُسوقت بھی مجھے شوق تھا کہ آپکے کلمات طیبات ایک کاغذ پر نقل کر کے ہفتہ لاہور بھیجا کروں اور وہاں کے احمدیہ احباب کو ہفتہ وار مجلس میں سنایا کرتا چونکہ اس ہفتہ کی ڈائری میں اور مضامین کی گنجائش ہے اسلیے اُسوقت کی یادداشت میں سے کچھ نقل کر کے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اُن ایام میں چونکہ تاریخ کا انتظام نہیں کیا تھا اسلیے بلا تاریخ ہر ایک بات درج کی جاتی ہے

بیعت اور توبہ اور ضمناً گناہ کا حال بیعت میں جاننا چاہیے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اسکی ضرورت ہے جبتک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اُسکی قدر اُسکی نظروں میں اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے مثلاً روپیہ پیسہ کوڑی لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اُسی درجہ کی اُسکی حفاظت کی جاتی ہے ایک کوڑی کی حفاظت کیلیے وہ سامان نہ کریگا جو پیسہ اور روپیہ کیلیے اُسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈالدیگا علی ہذا القیاس جسکے تلف ہونے سے اُسکا زیادہ نقصان ہے اُسکی زیادہ حفاظت کریگا۔ اسیطرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جسکے معنے رجوع کے ہیں توبہ اُسحالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جس سے اسکے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اُسنے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اُسنے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گذرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کسقدر اُسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اُسکو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی فرش و ہمسائے وہ گلیاں کوچے بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اُس وطن میں کبھی نہیں آتا اسکا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور اس تبدیلی کو صوفیا نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اُسے بڑا حرج اُٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کیوقت بڑے بڑے حرج اُسکے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جبتک اُسکا نعم البدل عطا نہ فرماوے نہیں مارتا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب بیکس ہو جاتا ہے اسلیے اللہ تعالیٰ اُسسے محبت اور پیار کرتا ہے اور اُسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم

۲۵ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب لوگوں کا دستور ہے کہ وہ پروانہ وار ایک دوسرے پر گرتے ہیں اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ ایک قدم آگے ہو جاؤں تاکہ دہن مبارک سے جو کلمات طیبات نکلتے ہیں ان کے الفاظ کان تک پہنچیں اس لئے احباب میں بیٹھنے کی کشمکش دیکھکر فرمایا کہ آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ جس قدر تم **آپس میں محبت کروگے اسی قدر اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا**

مضمون زیر قلم لکھنے کی نسبت ایک کے استفسار پر فرمایا کہ یوں ہی امتحاناً میں نے دیکھنا چاہا تھا کہ کچھ لکھ سکتا ہوں کہ نہیں مگر چند ہی حرف لکھنے کے بعد سر کو چکر آگیا اور میں گرنے کے قریب ہو گیا +

مصر کے اخبار اللوا نے کشتی نوح کی کسی آیت پر اعتراض کیا تھا کہ یہ لوگ قرآن کو نہیں سمجھتے اور ان کو پتہ نہیں ہے کہ **ما من داء الا وله دوا** حدیث میں ہے یہ اس پر ایمان نہیں لاتے آپ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے مطلب کو نہیں سمجھا اور پہلی آیت کو دیکھکر صرف اپنے اندرونی بغض کی وجہ سے ایک شاعرانہ مذاق پر مضمون لکھنا شروع کر دیا ہم دواؤں سے کب انکار کرتے ہیں ہم تو قائل ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک شے میں بعض فوائد رکھے ہیں چونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق ہمیں قبل از وقت سمجھا دیا ہے کہ یہ اس کا حقیقی علاج ہے اور یہ امر اوس نے ہمیں بطور نشان کے دیا ہے تو اب ہم نشان کو کیسے مشتبہ کریں جب اللہ تعالیٰ کوئی نشان دیوے تو اس کی بے قدری کرنا صرف **معصیت** ہی نہیں بلکہ **کفر** تک نوبت پہنچا دیتا ہے سہ ہر مرتبہ از وجود اثرے دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی حفظ مراتب کا لحاظ ان لوگوں کے وہم گمان میں کبھی نہیں آتا **یا افراط ہے یا تفریط** اسی لئے سمجھ اسی کا نام ہے۔ خیر اب اس کے مقابلہ میں بھی لکھنے کا عمدہ موقع ملگیا ہے بہتر ہے کہ ایک اشتہار میں مختصراً اپنے دعاوی اور دلائل لکھدئے جاویں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسا بہانہ ڈھونڈتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت میں جب تبلیغ کا کوئی عمدہ ذریعہ نہ تھا تو اللہ تعالےٰ اسی طرح دشمنوں کے ہاتھوں سے تبلیغ کراتا تھا کوئی شاعر آتا تو شعر کہہ جاتا لوگ بڑے بڑے پیرایوں میں آپ کا ذکر کرتے مگر سعید روحیں انہی کے الفاظ سے آپکی طرف کھچی چلی آتیں یہ ہمیشہ سے سنت اللہ ہے +

عذاب سے حفاظت بٹالہ میں طاعون کا ذکر سنکر فرمایا کہ یہ سرزمین بہت گندی ہے خوف ہے کہیں تباہ نہ ہو جاوے اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جسطرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے جو امن کے وقت خدا کو نہیں بھلاتا خدا اسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا اور جو امن کے زمانے کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعاؤں میں مصروف رہتا ہے صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے یہی ہیں جو سعادت کے نشان ہیں درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسیطرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے

گھر میں کوئی بیمار تھا اس کی تکلیف کی خبر سنکر حضرۃ اقدس جھٹ تشریف اندر لے گئے اور دوا دیکر آئے تو آنے ہی فرمایا کہ اصل میں انسان جوں جوں اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین میں پکا ہوتا جاتا ہے توں توں اللہ تعالےٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے اسکو ضرورت نہیں رہتی کہ دوائیں تلاش کرتا پھرے وہ خدا کی دعائیں کرتا ہے اور خدا خود اس کا علاج کرتا ہے بھلا کوئی دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضرور ہی شفا پا جاویگا ہرگز نہیں بلکہ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ دوا الٹا ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے اور ان علاجوں میں سہو بھی ہوتے ہیں بعض وقت تشخیص میں غلطی ہوتی ہے بعض وقت دوا کے اجزا میں غلطی ہو جاتی ہے غرض حتمی علاج نہیں ہو سکتا ہاں خدا تعالےٰ جو فرماتا ہے وہ حتمی علاج ہوتا ہے اس سے نقصان نہیں ہوتا مگر ذرا یہ بات مشکل ہے نرے کامل ایمان کو چاہتی ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے ایسے لوگوں کا اللہ تعالےٰ خود **معالج** ہوتا ہے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ دانت میں سخت درد تھی میں نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا کہ موٹا علاج مشہور ہے۔ علاج دندان اخراج دندان اسکا یہ فقرہ میرے دل پر بہت گراں گذرا کیونکہ دانت بھی ایک نعمت الٰہی ہے اُسے نکال دینا ایک نعمت سے محروم ہونا ہے اسی فکر میں تھا کہ غنودگی آئی تو زبان پر جاری ہوا **و اذا مرضت فهو يشفين** اسکے ساتھ ہی معاً درد ٹھیر گیا اور پھر نہیں ہوا غرضیکہ لوگ اعتراض کے واسطے حقیقت کے واسطے نہیں دوڑتے اور نہ آسے دیکھتے ہیں۔

اعتراض کی صورت کوئی آجاوے تو انکے واسطے عید ہو جاتی ہے ہم نے کشتی نوح میں کہاں لکھا ہے کہ دوائیں لغو محض ہیں ٹیکہ کرانے کی صاف وجہ لکھی ہے کہ چونکہ ہمیں آسمانی ٹیکہ لگایا گیا ہے جو کہ ایک نشان ہے اس لئے اس مادی علاج کو خدا کے نشان میں مشترک کر کے ہم شرک کے مرتکب ہونا نہیں چاہتے حقائق اپنے اپنے محل پر ہی چسپان ہو سکتے ہیں دیکھئے (ماہ رمضان کا) روزہ ہر کیسے خدا کی رضا اور ثواب کا موجب ہے لیکن اگر کوئی عید کے دن روزہ رکھے تو کیا وہ اس ثواب کا مستحق ہوگا کسی اور خطاکا۔ ان لوگوں نے ہمارے متعلق ذرا سوچ سے کام نہیں لیا اگر تقویٰ اور نیک نیتی سے کام لیتے اور سوچتے تو اتنا غوغا نہ کرتے بلکہ انکو حق سمجھ آجاتا اور ہلاک نہ ہوتے خدا نیک نیت کو ضائع نہیں کرتا +

حضرت کی خدمت میں عرض کی گئی کہ معلوم ہوا ہے کہ عدن میں کوئی نیکو کوئی خط ایسا بھیج جاتا ہے کہ محمد یوسف کے گھر کا پانی بند کر دو ان سے میل جول ترک ہو تعلقات لین دین گفتگو سلام پیام سب ترک کر دو اس لئے انکے گھر والے کو سخت تکلیف ہے فرمایا کہ خدا آسمان پر دیکھتا ہے ان کو اسکا اجر دیگا اور ان لوگوں کی سزا انکو دیگا یونہی انکو چھوڑتا نہیں۔

جنات کے وجود اور اُن کی معرفت اشیاء منگوانے اور کہانے کا سوال ہوا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس پر ہمارا ایمان ہے مگر **عرفان** نہیں نیز جنات کی ہمیں اپنی عبادات معاشرت تمدن اور سیاست وغیرہ امور میں ضرورت ہی کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ فرمایا ہے **من حسن الاسلام المرء تركه ما لا يعنيه** انسانی عمر بہت تھوڑی ہے سفر بڑا کڑا اور لمبا ہے اسکے واسطے زاد راہ لینے کی طیاری کرنی چاہئے ان بیہودہ محض اور لغو کاموں میں مومن کی شان سے بعید ہے خدا کے ساتھ ہی صلح کرو اور اسی پر بھروسہ کرو اس سے بڑھکر کوئی قادر نہیں طاقتور نہیں بات یہ ہے نرے الفاظ اور باتوں سے کچھ نہیں بنتا جب تک خدا اپنے فضل سے دلوں میں نہ گاڑ دے خدا پر بھروسہ کرنا ہی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے میرے نزدیک یہ عالمگیر موت جو آتی ہے اسکا علاج بجز ایمان کے صیقل اور یقین کی جلا کے ہرگز ممکن نہیں۔ یہ زمینی چیز نہیں ہے کہ زمین اس کا علاج کرے یہ آسمان سے آتی ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا یہ رجز من السماء ہے۔ سالقہ انبیاء کے وقت بھی یہ بطور عذاب کے ایک نشان ہوتا رہا ہے بس اس کا علاج یہی ہے کہ اپنے ایمان کو اسکی انتہائی غایت تک پہنچا دو اسکے آنے سے پیشتر اوس خدا سے صلح کرو استغفار کرو توبہ کرو۔ دعاؤں میں لگو اس کی کوئی دوائی نہیں ہے مرض ہو تو دوا ہو یہ تو ایک عذاب الٰہی اور قہر ایزدی ہے بجز تقویٰ کے اسکا کیا علاج ہے یاد رکھو کہ اگر گھر میں ایک بھی متقی ہوگا تو خدا اس کے سارے گھر کو بچاویگا بلکہ اگر اسکا تقویٰ کامل ہے تو وہ اپنے محلے کا بھی شفیع ہو سکتا ہے اگرچہ متقی مر بھی جاوے تو وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے مگر ایسے وقت میں جبکہ یہ موت ایک قہر الٰہی کا نمونہ ہے اور بطور نشان کے دنیا پر آتی ہے بیدا ہے گو شہادت ہے نہیں دیتا کہ کوئی متقی اس ذلت کی موت سے مرے **متقی ضرور بچایا جاویگا**

میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نکرنا اس کی حقیقت تک جب تک پہنچو گے تب تک نجات نہیں **قشر** پر صبر کرنیوالا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اُسے کچھ فائدہ نہیں دیتی جب کوئی طبیب کسیکو نسخہ دیوے اور وہ نسخہ لیکر طاق میں رکھ دیوے تو اُسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ خود محروم ہے + **کشتی نوح کو بار بار مطالعہ کرو** اور اس کے مطابق اپنے آپکو بناؤ **قد افلح من زكها** یوں تو ہزاروں چور۔ زانی بدکار شرابی۔ بدمعاش آنحضرت صلعم کی امت ہونیکا دعوے کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں ہرگز نہیں امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔ یہ طاعون کوئی مرض نہیں ہے صرف لوگوں کو سیدھا کرنے آئی ہے تم اس کے سیدھا کرنے سے سیدھے نہ ہو بلکہ خدا کے واسطے سیدھے ہو جاؤ۔ تاکہ **شرک** سے بری رہو بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے صرف غریب لوگ ہی مرتے ہیں یہ ایک اور بدقسمتی ہے بجائے عبرت پکڑنے کے الٹا اعتراض کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف بیماری ہے اس کو نماز روزہ سے کیا تعلق ہے ڈاکٹروں سے علاج کرانا چاہئے غرضیکہ بیباکی کی یہانتک نوبت پہنچی ہوئی ہے اور طاعون تو خدا کا ایک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود حکم ربانی کا ریویو

اور

اپنی جماعت کیلئے ایک نصیحت

فریقین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مباحثہ مندرجہ عنوان کے پیش آنے کی وجہ یہ تھی کہ مولوی عبد اللہ صاحب احادیث نبویہ کو محض ردی کیطرح خیال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ منہ پر لاتے ہیں جنکا ذکر کرنا بھی سوء ادب میں داخل ہے اور مولوی محمد حسین صاحب نے انکے مقابل پر یہ حجت پیش کی تھی کہ اگر احادیث ایسی ہی ردی اور لغو اور ناقابل اعتبار ہیں تو اس سے اکثر حصے عبادات اور مسائل فقہ کے باطل ہو جائینگے کیونکہ احکام قرآنی کی تفاصیل کا پتہ حدیث کے ذریعے سے ہی ملتا ہے۔ ورنہ اگر صرف قرآن کو ہی کافی سمجھا جائے تو پھر محض قرآن کے رو سے اس پر کیا دلیل ہے کہ فریضہ صبح کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت اور باقی تین نمازیں چار چار رکعت ہیں یہ اعتراض ایک زبردست پیرایہ میں ہے گو اپنے اندر ایک غلطی رکھتا ہے یہی وجہ تھی کہ اس اعتراض کا مولوی عبد اللہ صاحب نے کوئی شافی جواب نہیں دیا محض فضول باتیں ہیں جو لکھنے کے بھی لائق نہیں ہاں اس اعتراض کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ مولوی عبد اللہ صاحب کو ایک نئی نماز بنانی پڑی جسکا جمیع اسلام کے فرقوں میں نام و نشان نہیں پایا جاتا انہوں نے التحیات اور درود اور دیگر تمام ادعیہ ماثورہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں درمیان سے اڑا دیں اور ان کی جگہ صرف قرآنی آیتیں رکھ دیں ایسا ہی اور بہت کچھ نماز میں تبدیلی کی جسکے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہیں اور شاید مسائل حج و زکوۃ وغیرہ میں بھی تبدیلی کی ہوگی۔ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ حدیثیں ایسی ہی ردی اور لغو ہیں جیسا کہ مولوی عبد اللہ صاحب نے سمجھا ہے۔ معاذ اللہ ہرگز نہیں *

اصل بات یہ ہے کہ ان ہر دو فریق میں سے ایک فریق نے افراط کی راہ اختیار کر رکھی ہے اور دوسرے نے تفریط کی۔ فریق اول یعنی مولوی محمد حسین صاحب اگرچہ اسبات میں سچ پر ہیں کہ احادیث نبویہ مرفوعہ متصلہ ایسی چیز نہیں ہیں کہ ان کو ردی اور لغو سمجھا جائے لیکن وہ حفظ مراتب کے قاعدہ کو فراموش کر کے احادیث کے مرتبہ کو اُس بلند مینار پر چڑھاتے ہیں جس سے قرآن شریعت کی ہتک لازم آتی ہے اور اس سے انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت اور معارضت کی وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حدیث کے قصے کو اُن قصوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کتاب اللہ میں بتصریح موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر ایک حالت میں مقدم سمجھتے ہیں اور یہ صریح غلطی اور جادۂ انصاف سے تجاوز ہے اللہ جلشانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔ یعنے خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس حدیث پر ایمان لائینگے اس جگہ حدیث کے لفظ کی تنکیر جو فائدہ عموم کا دیتی ہے صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو اس کو رد کر دو اور اس حدیث میں ایک پیشگوئی بھی ہے جو بطور اشارۃ النص اس آیت سے مترشح ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالے آیت ممدوحہ میں اسبات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی اس امت پر آنے والا ہے کہ جب بعض افراد اس امت کے قرآن شریف کو چھوڑ کر ایسی حدیثوں پر بھی عمل کرینگے جنکے بیان کردہ بیان قرآن شریف کے بیانات سے مخالف اور معارض ہونگے غرض یہ فرقہ اہل حدیث اس بات میں افراط کی راہ پر قدم مار رہا ہے کہ قرآنی شہادت پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجھتے ہیں اور اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تطبیق قرآن شریف سے کر سکتے تھے مگر وہ اسبات پر راضی ہو گئے کہ خدا کے قطعی اور یقینی کلام کو بطور متروک اور مہجور کے قرار دیدیں اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو جنکے بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہیں یا تو چھوڑ دیں اور یا انکی کتاب اللہ سے تطبیق کریں پس یہ وہ افراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین نے اختیار کر رکھی ہے *

اور انکے مخالف مولوی عبد اللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا ہے جو سرے سے احادیث سے انکار کر دیا ہے اور احادیث سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالے قرآن کریم میں فرماتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پس جبکہ اللہ تعالے کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے وابستہ ہے اور آنجناب کے عملی نمونوں کے دریافت کے لئے جن پر اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے پس جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے وہ طریق اتباع کو بھی چھوڑتا ہے اور مولوی عبد اللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے یہ قلت تدبر کی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہے اور اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نامکمل تقسیم ہے جس نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیا ہے کیونکہ وہ یوں تقسیم کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں ایک تو کتاب اللہ ہے اور دوسری حدیث اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے گویا احادیث ایک قاضی یا جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہیں اور قرآن ان کے سامنے ایک مستغیث کیطرح کھڑا ہے اور حدیث کے حکم کے تابع ہے ایسی تقریر سے بیشک ہر ایک کو دھوکا لگے گا کہ جب کہ حدیثیں سو ڈیرہ سو برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمع کی گئیں ہیں اور انسانی ہاتھوں کے مس سے وہ خالی نہیں ہیں اور باایں ہمہ وہ احاد کا ذخیرہ اور ظنی ہیں اور ان میں قسم متواترات شاذ و نادر جو حکم معدوم کا رکھتی ہیں اور پھر وہی قرآن شریف پر قاضی بھی ہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام دین اسلام ظنیات کا ایک تودہ اور انبار ہے اور ظاہر ہے کہ ظن کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص محض ظن کو پنجہ مارتا ہے وہ مقام بلند حق سے بہت نیچے گرا ہوا ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنی محض ظن حق الیقین کے مقابل پر کچھ چیز نہیں پس قرآن شریف تو یوں ہاتھ سے گیا کہ وہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤں کے واجب العمل نہیں اور متروک اور مہجور ہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف ظن کے میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کسیطرح مرتفع نہیں کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا پس اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا اور نہ حدیث اس لائق کہ اسپر بھروسہ ہو سکے گویا دونوں ہاتھ سے گئے یہ غلطی ہے جس نے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا *۔

نوٹ * میں جب اشتہار کو ختم کر چکا شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہانتک کہ میں مجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آگئے میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا خسف القمر والشمس فی رمضان فبای الاء ربکما تکذبٰن یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا پس تم اے دونوں صاحبو کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کرتے ہو۔ پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ آلاء سے مراد اس جگہ میں ہوں اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اسمیں چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن کھولکر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور انمیں سے ایک شخص کو شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب امرت سری ہیں منہ

اور **صراط مستقیم** جسکو ظاہر کرنے کے لئے میں نے اس مضمون کو لکھا ہے یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں (۱) **قرآن**

اظہار قبول صداقت

سید عبدالحی صاحب احمدی عرب ساکن بغداد جنہون نے قریباً چار سال سے حضرۃ اقدس امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اپنے تمام عقائد اہل التشیعہ وغیرہ سے توبہ کر کے بیعت کی ہے چند ایام مین ملک عرب کو تشریف لے جانے والے ہین ان کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ صرف کلمۃ الحق کی تبلیغ اور اشاعت کی خاطر یہ سفر اختیار کرتے ہین تا کہ اہل عرب کو اس نور کی طرف دعوت کرین جو خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی نجات کے واسطے **قادیان** مین چمکایا ہے اس سے پیشتر تو اہل التشیعہ انکو ایک بڑا مقدس عالم اپنے مذہب کا خیال کر کے ان کو اپنے ماتم کی محفلون کا امام بناتے تھے اور اسی لئے سید عبدالحی صاحب احمدی عرب کو کئی ہزار مرثیہ عربی اور فارسی زبان مین یاد ہے مگر حق اور راستی کی قبولیت کے بعد بڑے سے بڑا عالم بھی راستی کے منکرون کے نزدیک ایک عامی اور ادنیٰ آدمی گمان کر لیا جاتا ہی اس لئے خدا جانے وہ انکی نسبت کیا رائے ظاہر کرین ذیل مین ہم انکا ایک اشتہار درج کرتے ہین جو انہون نے قادیان مین اس غرض سے چھپوایا ہے کہ وہ بعض بلاد مین شائع کرین ؛ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابلاغ للمومنین والسادۃ الاکرمین اعنی السادۃ البخاریہ والھمدانیۃ من اہل البطالۃ

نمبر اول

ناظرین پر واضح ہو کہ مین اہل التشیع مین سے ایک سخت شیعہ تھا اور ہمیشہ اپنے وعظون مین بھی یہی بیان کرتا رہا اور منبرون پر چڑھکر مرثیہ خوانی کرتا رہتا تھا مثلاً لودیانہ ۔ پشاور ۔ لکھنو وغیرہ اور مین ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ جس آدمی کو مذہب حق کی تلاش ہو وہ شیعہ مذہب مین داخل ہو بجز شیعہ کے کہین حق نہین پائیگا مگر جب مین پنجاب مین سیاحت کرتا ہوا آیا تو مین نے سنا کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہی کہ مین امام منتظر ہون اور مسیح موعود ہون مجھے اسکے دیکھنے کا شوق ہوا اس خیال سے مین قصبہ قادیان ضلع گورداسپور مین پہنچا مین نے خود اس کو دیکھا اور فرماتا تھا کہ جو شخص میرے پاس رہیگا وہ ضرور میری تائید مین نشان دیکھیگا مین تین ماہ تک سخت مخالفت کی حالت مین رہا اور اس عرصے مین نے کئی نشان دیکھے اور حقائق و معارف خوب سنے رفتہ رفتہ فضل الٰہی میرے شامل حال ہو گیا تو مین نے مذہب شیعہ سے توبہ نصوح کی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو سچے مومن اور پکے مسلم سمجھا اور رضی اللہ عنہ ورضو کا مصداق یقین کیا غرض مین نے اس انسان کو امام منتظر سمجھ لیا اور اس کی بیعت کر لی اور مین قریباً چار برس قادیان مین رہا اور میرا اب عرب جانے کا ارادہ ہے لیکن مین مناسب سمجھتا ہون کہ عرب جانے سے پیشتر اپنے یہان کے شیعہ بھائیون پر وہ حق جو مین نے دیکھا اور سمجھ لیا ہے اچھی طرح ظاہر کرون اور ان کو امام منتظر علیہ السلام کی طرف توجہ دلاؤن جسکا ظہور قادیان مین ہو چکا ہے اور جس کی انتظار مین صدیان گذر گئین اور مین رستہ پر ہر شہر مین چار یا پانچ دن تک قیام کرونگا اور بازار مین تمام شیعون کے سامنے بزبان عربی فارسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کی بابت بیان کرونگا کہ مین نے وہان جا کر بچشم خود کیا دیکھا اور کیسا خدا کی ہستی پر یقین ہوا اور جہان مین پہنچونگا وہان کے شہر والون کو یہ اطلاع دونگا کہ ہر شخص جو طالب حق ہے میرا وعظ سننے کے واسطے بازار مین تشریف لاوین ❊

المشتہر سید عبدالحی العربی الحویزی خادم المسیح الموعود والمہدی المسعود الساکن بلدۃ قادیان علیہ السلام

البدر (نمبر ۶)

منشی نبی بخش صاحب احمدی کلرک اگزیمنر آفس لاہور ایک ایسے احمدی بھائی کے نام البدر جاری کرواتے ہین جو خود خریداری کی مقدرت نہین رکھتے خدا اس نصرت کی انکو جزاے خیر دیوے اور دیگر اہل وسعت احباب کو ایسی توفیق عطا کرے ❊

شیخ نور احمد صاحب افریقہ سے تشریف لا کر اپنے دو رشتہ دارون کے نام ۶ ماہ کے واسطے البدر جاری کرواتے ہین ❊

میان محمد یٰسین صاحب داتہ سے ایک خریدار البدر کا دیتے ہین ❊

نوٹ ابھی تک بہت سے مقامات ایسے ہین جہان کے احباب کے نام اور پتہ ہمین معلوم نہین ہین ہم ان احباب کے بہت مشکور ہونگے جو انکے پتہ لکھا کر ہمین روانہ کر دیوین کہ البدر ان کے پاس بطور نمونہ کے روانہ کیا جاوے

نقل خط میان احمد دین صاحب از گوجرانوالہ

مین آپکے اخبار کی اشاعت مختلف اور دور دور کے شہرون مین کرتا ہون اور نیز امیر لول چاہتا ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام کے کلمات کی خریدار تمام دنیا ۔۔۔ ہو جاوے اور مین یہ بھی چاہتا ہون کہ کچھ نہین تو کم از کم **پانچسو** خریدار اکیلا آپ کو دون آپ مجھے اپنا مقروض سمجھین اور دعا کرین کہ مین آپ کا قرض باسانی اتار دون اور نیز دعا کرین کہ اللہ تعالےٰ مجھکو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دیوے آمین

عملی شکریہ

ناظرین پر واضح ہو کہ آج تک قریب ۱۳ خریدار کے میان احمد دین صاحب موصوف البدر کو دے چکے ہین خدا تعالیٰ ان کی آرزو کو پورا کرے اور ہر ایک کے دل مین نیکی اور راستی کی باتون کی قبولیت اور اشاعت کی ایسی ہی قدردانی ڈالے جیسی کہ میان احمد دین صاحب موصوف نے اپنے خط مین ظاہر کی ہے دراصل ان ضرورتون کے محسوس کرنیوالے سچے بھی دل اور گردہ چاہئے ورنہ ہر ایک کا یہ کام نہین ہے کہ اپنی ہمتون اور کوششون اور وجاہت تعلقات اخوت و قرابت کو ایسے کامون مین درف کرے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اوس سے انجام کار ایک بڑی بھاری قوم مستفید ہو سکے دراصل اس وقت **البدر** کو ایسے ایسے ہمدردون کی بڑی ضرورت ہے اور امید ہی کہ جہان خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے آجتک دو احباب کے دل مین اس ہمدردی کی روح پھونکی ہے وہ اورون مین بھی پھونک دے گا کیونکہ وہ **قادر** خدا ہے اور جب تک وہ اپنے بندون کو اپنے قادرانہ تصرفات نہ دکھاوے تو یقین کیسے ترقی کرے دوسرے مہربان ہمارے **میر محمد سعید صاحب** کنگلی نزیل حیدرآباد دکن ہین جنہون نے آج تک ۲۰ خریدار بہم پہنچائے ہین ایسے ہمدردون کا پیدا ہوجانا ایک نعمت الٰہی ہے جسکا شکریہ ہم پر ضروری ہے اور البدر نمبر ۴ کے اول کالم مین جب عملی شکریہ کی ہم نے توفیق طلب کی تھی اس کی ایک راہ اللہ تعالےٰ نے کھول دی ہے اور سردست ہم اسے اسطرح ادا کرتے ہین کہ اگر احمدیہ جماعت مین سے کوئی ایسے دو صاحب بھی ہین جو عیال خرچ کر کے **البدر** کی خریداری کی مقدرت نہین رکھتے اور وہ مشتاق ہین کہ حضرۃ امام زمان کے کلمات طیبات اونکے کان تک پہنچین تو وہ صرف ہمارے پاس تیرہ (۱۳) آنے یعنی سالانہ محصولڈاک روانہ کر دیوین تو ہم ایک سال تک پرچہ مفت ان کی خدمت مین پہنچاتے رہینگے مگر یاد رہے کہ وہ ایسے دو صاحب ہون جو ایک تو قادیان سے باہر رہتے ہون اور ان کے پاس کسی ذریعہ سے حضرت کے حالات نہ پہنچ سکتے ہون اور اگر میان **احمد دین صاحب** اور **میر محمد سعید صاحب** خود ایسے دو صاحب منتخب کر کے انکی مفصل پتہ روانہ کر دیوین منتخب شدہ صاحب محصولڈاک سالانہ روانہ کردین تو ان کے نام جاری کر دینے مین ہماری عین خوشی ہے اور جو صاحب ایسی درخواست خود کرین تو ہمین اختیار ہوگا کہ ہم وہان کی جماعت سے دریافت کر لین

شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھکر ہمارے ہاتھ مین کوئی کلام قطعی اور یقینی نہین وہ خدا کا کلام ہے وہ شک اور ظن کی آلائشون سے پاک ہے +

(۲) دوسری **سنت** اور اس جگہ ہم اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہوکر بات کرتے ہین یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہین دیتے جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے بلکہ حدیث الگ چیز ہے اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتدا سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ رہیگی یا بہ تبدیل الفاظ یون کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیا علیہم السلام خدا کا قول لوگون کی ہدایت کے لئے لاتے ہین تو اپنے فعل سے یعنے عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہین تا اس قول کا سمجھنا لوگون پر مشتبہ نرہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہین اور دوسرون سے بھی عمل کراتے ہین (۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا **حدیث** ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہین کہ جو قصون کے رنگ مین آنحضرت صلعم سے ڈیڑہ سو برس بعد مختلف راویون کے ذریعون سے جمع کئے گئے ہین۔ پس سنت اور حدیث مین مابہ الامتیاز یہ ہے کہ سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جسکو آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا اور وہ یقینی مراتب مین قرآن شریف سے دوسرے درجے پر ہے اور جسطرح آنحضرت صلعم قرآن شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے ایسا ہی سنت کی اقامت کے لئے بھی مامور تھے پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے ایسا ہی سنت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ یہ دونون خدمات آنحضرت صلعم اپنے ہاتھ سے بجا لائے اور دونون کو اپنا فرض سمجھا مثلاً جب نماز کیلئے حکم ہوا تو آنحضرت صلعم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کھولکر دکھا دیا اور عملی رنگ مین ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہین اور مغرب کی یہ اور باقی نمازون کے لئے یہ یہ رکعات ہین۔ ایسا ہی حج کر کے دکھلایا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزارہا صحابہ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا پس عملی نمونہ جو اب تک امت مین تعامل کے رنگ مین مشہود و محسوس ہے اسی کا نام سنت ہے لیکن حدیث کو آنحضرت صلعم نے اپنے روبرو نہین لکھوایا اور نہ اسکے جمع کرانے کے لئے کوئی اہتمام کیا۔ کچھ حدیثین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کی تہین لیکن پھر تقوے کے خیال سے انہون نے وہ سب حدیثین جلا دین کہ یہ میرا سماع بلاواسطہ نہین ہے خدا جانے اصل حقیقت کیا ہے پھر جب وہ دور صحابہ رضی اللہ عنہ کا گذر گیا تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثون کو بھی جمع کر لینا چاہیئے تب حدیثین جمع ہوئین اس مین شک نہین ہو سکتا کہ اکثر حدیثون کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہون نے جہان تک ان کی طاقت مین تہا حدیثون کی تنقید کی اور ایسی حدیثون سے بچنا چاہا جو اُن کی رائے مین موضوعات مین سے تہین اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہین لی بہت محنت کی مگر تاہم چونکہ وہ ساری کاروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر رہی بااینہمہ یہ سخت ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثین لغو اور نکمی اور بیفائدہ اور جھوٹی ہین بلکہ اُن حدیثون کے لکھنے مین اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اسقدر تحقیق اور تنقید کی گئی ہے جو اسکی نظیر دوسرے مذاہب مین نہین پائی جاتی یہودیون مین بھی حدیثین ہین اور حضرت مسیح کے مقابل پر بھی وہی فرقہ یہودیون کا تہا جو عامل بالحدیث کہلاتا تہا لیکن ثابت نہین کیا گیا کہ یہودیون کے محدثین نے ایسی احتیاط سے وہ حدیثین جمع کی تہین جیسا کہ اسلام کے محدثین نے تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثین جمع نہ ہوئی تہین اس وقت تک لوگ نمازون کی رکعت سے بیخبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے ناآشنا تھے کیونکہ سلسلہ تعامل نے جو سنت کے ذریعے سے اُنمین پیدا ہو گیا تہا تمام حدود اور فرائض اسلام اُنکو سکھا دیئے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ اُن حدیثون کا دنیا مین اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئین تو اسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تہا کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعامل نے اُن ضرورتون کو پورا کر دیا تہا تاہم حدیثون نے اس نور کو زیادہ کیا گویا اسلام نور علیٰ نور ہو گیا اور حدیثین قرآن اور سنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئین اور اسلام کے بہت سے فرقے جو بعد مین پیدا ہو گئے اُنمین سے سچے فرقے کو احادیث صحیحہ سے بہت فائدہ پہنچا۔ پس مذہب اسلم یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہلحدیث کی طرح حدیثون کی نسبت یہ اعتقاد رکہا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہین اور نیز اگر اُنکے قصے صریح قرآن کے بیانات سے مخالف پڑین تو ایسا نہ کرین کہ حدیثون کے قصون کو قرآن پر ترجیح دیجاوے اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے اور نہ حدیثون کو مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹھہرایا جائے بلکہ چاہیئے کہ قرآن اور سنت کو حدیثون پر قاضی سمجھا جائے اور جو حدیث قرآن اور سنت کے مخالف نہو اسکو بسر و چشم قبول کیا جاوے یہی صراط مستقیم ہے مبارک وہ جو اس کے پابند ہوتے ہین اور نہایت بدقسمت اور نادان وہ شخص ہے جو بغیر لحاظ اس قاعدہ کے حدیثون کا انکار کرتا ہے

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کرین اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دین اور اگر حدیث مین کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت مین اور نہ قرآن مین مل سکے تو اس صورت مین فقہ حنفی پر عمل کرلین کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت مین علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لین لیکن ہوشیار رہین کہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرح بےوجہ احادیث سے انکار نکرین ہان جہان قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پاوین تو اس حدیث کو چھوڑ دین۔ یاد رکہین کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبد اللہ کے اہل حدیث سے اقرب ہے اور عبد اللہ چکڑالوی کے بیہودہ خیالات سے ہمین کچھ بھی مناسبت نہیں ہر ایک جو ہماری جماعت مین ہے اُسے چاہیئے کہ وہ عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدون سے جو حدیثون کی نسبت وہ رکھتا ہے بدل متنفر اور بیزار ہو اور ایسے لوگون کی صحبت سے حتی الوسع نفرت رکھین کہ یہ دوسرے مخالفون کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے اور چاہیئے کہ نہ وہ مولوی محمد حسین کے گروہ کی طرح حدیث کے بارہ مین افراط کی طرف جھکین اور نہ عبد اللہ کی طرح تفریط کی طرف مائل ہون بلکہ اس بارہ مین وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لین یعنی نہ تو ایسے طور سے بکلی حدیثون کو اپنا قبلہ و کعبہ قرار دیدین جس سے قرآن متروک اور مہجور کی طرح ہو جائے (باقی آئندہ)

آج رات مجھے رویا مین دکھایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلون سے لدا ہوا تہا اور کچھ جماعت اور زور سے ایک بوٹی کو اسپر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہین بلکہ چڑھا رکھی ہے وہ بوٹی افتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اُس کے پھلون کو نقصان پہنچاتی ہے اور اُس لطیف درخت مین ایک کھجاہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پھلون کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے اُنکے ضائع ہونیکا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہین تب میرا دل اُس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا اور مین نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تہا پوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیسی ہے جسنے ایک لطیف درخت کو شکنجہ مین دبا رکھا ہے تب اُس نے جواب مین مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہین جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹہرائی جاتی ہین اور ان کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اسکو نقصان پہنچا رہی ہین۔ تب میری آنکھ کھل گئی چنانچہ مین آنکھ کھلتے ہی اس وقت جو رات ہے اس مضمون

آئینہ ہے جس مین خدا اپنا چہرہ دکہائیگا۔ یاد رکھو کہ طاعون کا نام خدا نے رحمت نہین رکہا کہ اس سے مرینوالا شہید ہو یہ تو زمانہ تخدی کا ہے بطور نشان کے آئی ہے مومن اور غیر مومن مین فرق کرکے جاویگی اسکا نام رجز ہے اور میرے الہام مین بھی اسے غضب کہا گیا ہے آج سے ۱۳۰۰ سو برس پیشتر قرآن مین اس کی خبر ہے واخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم۔۔۔۔ الخ۔ یعنی جب گمراہی اور ضلالت کا زمانہ ہوگا ایسے وقت مین لوگون کا ایمان خدا پر صرف ایک بچون کی کہیل کی طرح ہوگا تب ہم ان مین ایک کیڑا نکالینگے جو انکو کاٹیگا غرض یہ خدا کا ایک قہر ہے جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے ٭

۲۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول نماز با جماعت گزار کر مسجد کے گوشے مین جلوہ افروز ہوئے اور چند ایک نو وارد احباب نے بیعت کی طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو لاپرواہ ہے خدا اس سے لاپرواہ ہے اب اس وقت بھی جو نہ سمجھے تو اس کی قسمت ہی بد ہے ٭

بیعت مین تین نوجوان ایسے بھی شامل تھے جو کہ صرف ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عصر کے وقت قادیان مین پہونچے اور اگلے روز انہون نے کیمپ مین حاضر ہونا تہا اونکے اس اخلاص اور محبت پر فرمایا کہ باوجودیکہ فوجی نوکر ہین مگر خدا نے دین کی محبت ڈالدی ہے صدق اور اخلاص لیکر آئے ہین خدا ہر ایک کو یہ نصیب کرے۔

ایک صاحب نے عرض کی کہ میرے سر مین درد رہتا ہے اور ہمیشہ گرمی مین تنگ کرتا ہے۔ شام کو جب ٹہنڈ شروع ہوتی ہے تو آرام ہوجاتا ہے ورنہ تمام دن اور گرمی کے وقت مجھے سخت تکلیف رہتی ہے دعا فرمائی جاوے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ علاج بھی کیا ہے اس نے کہا ہان وہ ٹکیہ بھی کہائی ہین جو کہ سر درد کے آرام کے لئے آجکل مشہور ہین مگر فائدہ نہین فرمایا کہ ہڈیون کا شوربا پیا کرو۔ ہڈیان ایسی ہون جس مین کچھ گوشت چڑہا ہو اسکو ابال کر شوربا ٹہنڈا کرو کہ چربی جم جاوے اس چربی کو نکالدو یا ایک رومال پانی مین تر کرکے شوربہ اس مین چہانلو کہ چربی اس مین لگجاوے اور خالص شوربا رہے وہ پیا کرو اور ہم دعا بھی کرینگے پہر اس شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤن مین ایک مولوی مدرسہ مین ملازم سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کرین کہ خدا اس کی تبدیلی وہان سے کردے حضرت اقدس نے اس مقام پر تبسم فرمایا اور پہر اسے اسطرح سے سمجہایا کہ اس جماعت مین جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو اگر تکالیف نہ پہنچین تو پہر ثواب کیونکر ہو پیغمبر خدا صلعم نے مکہ مین ۱۳ برس دکہ اٹھائے تم لوگون کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہین اور نہ وہ تم کو پہنچی ہین مگر آپ نے صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہوگئے ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر آوینگے اللہ تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا مین پہیلاوے اب اس وقت یہ لوگ تہوڑے دیکہکر دکہ دیتے ہین مگر جب یہ جماعت کثیر ہوجاویگی تو یہ سب خود ہی چپ کر جاوینگے اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ دکہ نہ دیتے اور دکہ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا انکے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے تہوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہین ہے جو شخص دکہ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہوجاتا ہے کئی خط اسطرح کے آتے ہین کہ ہم گالیان دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہین اور بیعت کرتے ہین۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ صبر والون کو وہ بدلے ملینگے جنکا کوئی حساب نہین ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہون گے یہ اجر صرف صابرون کے واسطے ہے دوسری عبادۃ کے واسطے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ نہین ہے جب ایک شخص ایک کی حمایت مین زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکہ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکہ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اسیطرح ہماری جماعت خدا کی حمایت مین ہے اور دکہ اٹہانے سے ایمان قوی ہوجاتا ہے صبر جیسی کوئی شے نہین ہے ٭

بعد ازین مفتی محمد صادق صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے اس زمانے کی نسبت فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ ہندو بھی کہتے ہین کہ یہ زمانہ ایک بڑے اوتار کا ہے نواب صدیق الحسن خان نے لکہا ہے کہ نزول مسیح مین کوئی شخص چودہوین صدی سے آگے نہین بڑہتا (یعنی جس قدر مکاشفات اور اخبار ہین وہ تمام چودہوین صدی تک کی خبر دیتی ہین) ترقی عمر بھی اسکی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن شریف مین ہے وقدرنا منازل حتی عاد کالعرجون القدیم۔

ایک حافظ صاحب نے درخواست کی کہ مین کوشش کرتا ہون کہ قرآن کی میری منزل ٹہر جاوے مگر ناکامیاب ہی رہتا ہون دعا فرمائیے حضرت اقدس نے فرمایا کہ قرآن خود یہ خاصیت رکہتا ہے کہ اس کی تفکر کو رنج کرے محبت سے پڑہتے رہو ہم بھی دعا کرینگے پہر عشا کی نماز ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے ٭

۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت ناساز رہی اس لئے سیر بھی ملتوی رہی ظہر اور عصر کی نمازون مین حضور شریک ہوئے مگر بعد ازان دوران سر کثرت سے رہا اور ہاتہ پاؤن سرد ہوتے رہے اس لئے مغرب اور عشا کے وقت حضور تشریف نہ لاسکے ٭

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ مولوی غلام علی صاحب احمدی مرحوم سکنہ جہلم کی نماز جنازہ حضرۃ اقدس نے پڑہائی عصر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تہوڑی دیر مجلس کی بمبئی سے ایک عیسائی اخبار نے آپکے متعلق ناشائستہ الفاظ لکہے تھے اس کا ذکر سنایا گیا ٭

مغرب و عشا حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد کے گوشے مین حسب معمول آبیٹھے جعفر زٹلی نے اپنے اخبار مین اعجاز احمدی کی نسبت لکہا تہا کہ یہ بیان غلط ہے کہ یہ ۵ دن مین طیار ہوئی بلکہ اسکا مسودہ ایک عرصہ سے طیار ہو رہا تہا صرف مد کے واقعات کا تہوڑا سا مضمون ان ایام مین بنالیا ہے اس سفید جہوٹ پر حضرت اقدس تبسم فرماتے رہے اور تعجب کرتے رہے ان لوگون کو اس قدر جہوٹ پر جہوٹ کی کسطرح جرأت ہوتی ہے پہر فرمایا کہ ہر ایک بات کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جبتک خدا تعالےٰ ان لوگون پر اول سبقت نہ کرے ہم بھی نہین کرتے اس کے بعد حضرت اقدس نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ اگر طبیعت درست ہوجاوے تو نزول مسیح کو مکمل کرکے ایک رسالہ بزبان فارسی تحریر کیا جاوے جسمین دلائل کی بنیاد ۳ چیزون پر رکھی جاوے جسکو ہر ایک نبی پیش کرتا رہا ہے اول نصوص۔ دوسرے معجزات تیسرے عقل پہر فرمایا مشکل یہ ہے کہ عادت بھی ایک زنگ ہے جب دل پر بیٹہ جاوے تو ہزار ہا دلائل ہون ان کا کوئی اثر نہین ہوتا جیسے ایک ہندو کے دل مین جو گنگا کی عظمت بیٹھی ہے اوس سے دلائل پوچھو تو کچھ نہ دیگا صرف عادت کے طور پر اوسکی بزرگی ہی مانتا جاویگا اسیطرح نزول مسیح کے بارے مین ان لوگون کی عادت ہوگئی ہے کہ وہ یہی مانتے ہین کہ اسی جسم کے ساتہ آسمان سے آوے گا یہ مرض بھی دق کی طرح لگا ہے لیکن مین اس پر خوش ہون کہ میرا خدا ہر ایک شے پر قادر ہے وہ اس مرض کے دفعیہ کے ہزار ہا سامان پیدا کردیگا ٭

جمعہ کی تعطیل کے لئے ایک میموریل دربار دہلی کی تقریب پر گورنمنٹ ہند کی خدمت مین پیش کرنے کی تجویز حضرت اقدس نے کی ہے جو کہ عنقریب شائع ہوگا ٭

اس کے بعد ترقی جماعت کا ذکر ہوا کہ یہ ایک عظیم الشان امر ہے جو کہ اللہ تعالےٰ نے ان تین سالون مین ظاہر کیا ہے ان ۳ سالون سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو تھی اور ان ۳ سالون مین ایک لاکہ سے زیادہ ہوگئی باوجودیکہ ہر طرف سے مزاحمت ہوتی رہی مخالفت مین کوئی فرق نہین رکہا اور ناخنون تک زور لگایا ٭

اب ان بہلے مانسون کوئی پوچھے کہ اگر تمہارے بیان مین کوئی بے ایمانی اور جھوٹ نہین تو تم وہ الہام شائع کردہ پیش کرو جسمین خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اب کے دفعہ لڑکا پیدا ہوگا یا یہ خبر دیتا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہونیوالا وہی موعود لڑکا ہے نہ اور کوئی۔ اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چیز ہے جب تک کہلی کہلی وحی الٰہی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے خیال سے یہ گمان کیا تہا کہ یمامہ کی طرف میری ہجرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نکلا اور آخر مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی۔ اور اگر پیشگوئی مین یہ ضرور تہا کہ پہلے ہی حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا تو وحی الٰہی مین یہ الفاظ ہونے چاہیئے تھے مگر کیا کوئی دکہلا سکتا ہے کہ وحی مین کوئی لفظ تہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بنی اسرائیل کے کئی نبیون نے پیشگوئیان کی تہین کہ وہ پیدا ہوگا مگر بہت سے نبیون کے آنے کے بعد سبکے آخر مین آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اب کیا کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ ان نبیون کی پیشگوئیان جہوٹی نکلین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کے بعد پورے دو ہزار برس گذرنے کے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توریت کی پیشگوئی کی رو سے یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہوا بلکہ درمیان مین کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض یا تو دیوانہ کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا خبیث انسان جسکو خدا کا خوف نہین ◆

یہ باتین مولوی ثناءاللہ نے مقام مُدّ کے مباحثہ مین پیش کی تہین ان باتون سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہان تک ان مولوی صاحبون کی نوبت پہنچ گئی ہے وہ جوش تعصب سے منہاج نبوۃ کو اور اُس معیار کو جو نبیون کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہین رکھتے اور ہر ایک اعتراض ان کا سراسر جہوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہین تو قادیان مین آ کر کسی پیشگوئی کو جہوٹا تو ثابت کرین اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔ لیکن [illegible] تفتیش کی [illegible] منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے ٹہراوین مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیان انکے نزدیک صحیح نہین تو انکو تمام انبیا علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر اُن کی موت کفر پر ہوگی ◆

افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے انبار در انبار ان کے دامن مین جہوٹ کی نجاست ہے عیسائیون اور یہودیون کی پیروی کرتے ہین عیسائی کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم کے لئے قرآن شریف مین فتح کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگین کیون کین اور دشمنون کو حیلون تدبیرون سے قتل کیون کیا آج اسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کر رہے ہین مثلاً کہتے ہین کہ احمد بیگ کی لڑکی کے لئے انکو قلوب کی تالیف کے لئے حیلون سے کیون کوشش کیگئی اور کیون احمد بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر افسوس کہ یہ دونون یعنی عیسائی اور یہود یہ نہیں سمجھتے کہ پیشگوئیون مین جائز کوشش کو حرام نہین کہا گیا جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلان بیمار اچہا ہوجائیگا اس کو منع نہین ہے کہ وہ دعا بھی کرے کیونکہ شاید دوا کے ذریعے سے اچہا ہونا مقدر ہو غرض ایسی کوشش کرنا نہ عیسائیون اور یہودیون کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام مین مولوی ثناءاللہ نے اسی مُدّ کے مباحثہ مین یہ اعتراض بھی پیش کیا ہے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد حسین اور جعفر زٹلی اور انکے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی اگر یہ لوگ ایسے اعتراض نہ کرتے تو پہر یہود سے مشابہت کیونکر ہوتی میرے نزدیک ضروری تہا کہ ایسے اعتراض ہوتے اے بہلے مانس جس حالت مین اسی مقدمہ کے اثناء مین مولوی محمد حسین کی وہ تحریر پکڑی گئی جو فتویٰ تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک عالمانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہین ہوئی یعنی میرے مقابل تو اُس نے اشاعۃ السنہ مین مہدی موعود کا انکار کفر قرار دیا اور شور مچایا کہ یہ شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کیمخالف ہے اور حق یہی ہے کہ مہدی موعود ظاہر ہوگا اور مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور پہر گورنمنٹ کے خوش کرنے کے لئے مہدی کا انکار کر دیا وہ رسالہ اُس کا پکڑا گیا اور اُسپر اسی کے بہائیون کا کفر کا فتویٰ بھی لگایا گیا اب کہو اس منافقانہ کارروائی سے اُس کی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اسیکا نام نہین کہ بر سر بازار کسی کے سر پر جوتے پڑین بلکہ جو شخص مولوی اور متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا منافقانہ چلن اگر ثابت ہو جائے تو اس سے بڑہکر اس کی کوئی ذلت نہین منافق سے ذلیل تر اور کوئی نہین ہوتا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یہ کس قدر سیاہی کا ٹیکا ہے کہ لوگونکے سامنے بیان کرنا کہ مہدی کا آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور خوب لڑائیان ہونگی اور گورنمنٹ کو خوش کرنیکیلئے یہ کہنا کہ یہ سب جہوٹ ہے اگر اب بھی ذلت نہین ہوئی تو ہمین اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ لوگون کی عزتین ایک ریختہ کی عمارت سے بھی زیادہ پکی ہین کہ کسی بد چلنی سے انمین فرق نہین آتا۔ رہی عزۃ جعفر زٹلی کی پس ان لوگون کا کوئی مستقل وجود نہین یہ سب مولوی محمد حسین کے سایہ ہین وہ ان کا ایڈووکیٹ جو ہوا جبکہ آنکے ایڈووکیٹ کی ذلت ثابت ہوگئی تو کیا ان کی ذلت پیچھے رہ گئی سایہ ہمیشہ اصل کا تابع ہوتا ہے جبکہ اصل درخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر کہڑا رہ سکتا ہے ابھی اگر کسیکو شک ہو تو دونون بیان مولوی محمد حسین کے میرے پاس موجود ہین ایک بیان تو قوم کے خوش کرنیکیلئے اور دوسرا بیان گورنمنٹ کے خوش کرنیکیلئے وہ دونون بچشم خود دیکھ لے اور پہر آپ انصاف کرے کہ مولوی کہلا کر اور مسلمانون کا ایڈووکیٹ بنکر یہ منافقانہ کارروائی۔ کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت ◆

ہم نے تو اس زمانے مین یہود دیکھ لئے اور ہم ایمان لائے کہ آیت غیر المغضوب علیہم اسی بات کی طرف اشارہ کرتی تہی کہ اس قوم مین بھی مغضوب علیہم ضرور پیدا ہونگے سو ہو گئے اور پیشگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوگئی مگر کیا اُمت کچھ ایسی ہی بد قسمت ہے کہ انکی تقدیر مین یہود بننا ہی لکہا تہا اس فعل کو ہم خدائے کریم کی طرف ہرگز کبھی منسوب نہین کر سکتے کہ یہود مردود بننے کے لئے تو یہ امت اور مسیح اسرائیل سے آوے ایسی کارروائی سے تو اس امت کی ناک کٹتی ہے اور اس خطاب کے لائق نہین رہتی کہ اسکو امت مرحومہ کہا جاوے پس اس امت کا یہود بننا جیسا کہ آیت غیر المغضوب علیہم سے سمجہا جاتا ہے اسبات کو چاہتا ہے کہ جو یہود مغضوب علیہم کے مقابل مسیح آیا تہا اس کا مثیل بھی اس امت مین سے آوے اسی کی طرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم افسوس کہ وہ حدیث بھی اسی زمانہ مین پوری ہوئی جسمین لکہا تہا کہ مسیح کے زمانے کے علماء اُن سب لوگون سے بدتر ہون گے جو زمین پر رہتے ہونگے اور پہلے یہودیون پر ہم کیا افسوس کرین وہ تو اعتراض کے وقت کتاب اللہ کو پیش کرتے تھے گو معنے نہین سمجھتے تھے مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتین پیش کرتے ہین اور یہود تو حضرۃ عیسیٰ کے معاملہ مین اور ان کی پیشگوئیون کے بارے مین ایسے قوی اعتراض رکھتے ہین کہ ہم بھی ان کا جواب دینے مین حیران ہین بغیر اسکے کہ یہ کہدین کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہین یہ احسان قرآن کا انپر ہے کہ انکو بھی نبیون کے دفتر مین لکہہ دیا اسیوجہ سے ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہین اور ہرگز بدہ مین اور ان تہمتون سے معصوم ہین جو انپر اور انکی مان پر لگائی گئی ہین قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑی تہمتین انپر دو تہین ◆

(۱) ایک یہ کہ انکی پیدائش نعوذ باللہ لعنتی ہے یعنی وہ ناجائز طور پر پیدا ہوئے

(۲) دوسری یہ کہ اُن کی موت بھی لعنتی ہے کیونکہ وہ صلیب کے ذریعے سے مرے ہین اور توریت مین لکہا تہا کہ جو ولد الزنا ہو وہ ملعون ہے وہ ہرگز بہشت مین داخل نہ ہوگا اور اسکا خدا کی طرف رفع نہین ہوگا اور ایسا ہی یہ بھی لکہا تہا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے یعنی جس کی صلیب کے ذریعے سے موت ہو وہ بھی لعنتی ہے اور اس کا بھی خدا کی طرف رفع نہین ہوگا یہ دونون اعتراض بڑے سخت تھے خدا نے قرآن شریف مین ان دونون اعتراضات کا ایک ہی جگہ جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے

وبکفرھم وقولھم علیٰ مریم بھتاناً عظیماً وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ

و

لکن

ضمیمہ نزول المسیح

بقیہ مضمون اعجاز احمدی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

وہ نشان جو انکو دکھائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو انپر پتھر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہین اور کہتے ہین کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے خدا کے نشانون کی تکذیب سہل نہین اور کبھی زمانہ مین اسکا انجام اچھا نہین ہوا تو کیا اب اچھا ہو جائے گا مگر اس زمانہ مین دہریت پھیل گئی اور دل سخت ہو گئے اور نہین ڈرتے ہین ان لوگون کو کس سے تشبیہ دون یہ لوگ اس اندھے سے مشابہ ہین جو آفتاب کے وجود سے انکار کرتا ہے اور اپنے اندہاپن سے متنبہ نہین ہوتا یہ لوگ ان یہودیون اور عیسائیون کی طرح ہین جو صدہا خدا کی تائیدین اور معجزات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور مین آئے نہین دیکھتے اور احد کی لڑائی اور حدیبیہ کے قصہ کو پیش کرتے ہین اور حضرۃ عیسٰی کی نسبت بھی یہودیون کا یہی حال ہے ✤

حال مین ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی تالیف ہے وہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ اس شخص یعنی عیسٰی سے ایک معجزہ بھی ظہور مین نہین آیا اور نہ کوئی پیشگوئی اسکی سچی نکلی۔ وہ کہتا تھا کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا کہان ملا وہ کہتا تھا کہ بارہ حواری بہشت مین بارہ تخت پائینگے کہان بارہ کو وہ تخت ملے یہودا اسکریوطی تیس روپیہ لے کر اس سے برگشتہ ہو گیا اور حواریون مین سے کاٹا گیا اور پطرس نے تین مرتبہ اسپر لعنت بھیجی کیا وہ تخت کے لائق رہا۔ اور نیز کہتا تھا کہ اس زمانے کے لوگ ہنوز نہین مرین گے کہ مین واپس آجاؤن گا کہان واپس آیا اور پھر یہ یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے جھوٹا ہونے پر یہی کافی ہے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ مین ہمین خبر دی گئی ہے کہ سچا مسیح جو یہودیون مین آنیوالا تھا وہ ہرگز نہین آئے گا جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا مین نہ آجائے پس کہان الیاس آسمان سے نازل ہوا اور پھر اس جگہ بہت شور مچاتا ہے اور لوگون کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی نبی کی کتاب مین پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس اس دنیا مین دوبارہ آئے گا اور یہ شخص یوحنا کو (جو مسلمانون مین یحیٰی کے نام سے مشہور ہے) الیاس بناتا ہے گویا اسکا مثیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمین مثیل کی خبر نہین دی اس نے تو صاف فرمایا تھا کہ خود الیاس دوبارہ آجائے گا اور ہم قیامت کو اگر پوچھے بھی جائین تو یہی کتاب خدا کے سامنے پیش کر دینگے کہ تو نے کہان لکھا تھا کہ مثیل الیاس قبل مسیح موعود بھیجا جائیگا اور ان تحریرات کے بعد حضرت مسیح کی نسبت سخت بدزبانی کرتا ہے کتاب موجود ہے جو چاہے دیکھ لے ✤

اب بتاؤ کہ اس یہودی اور مولوی محمد حسین اور میان ثناء اللہ کے دل باہم متشابہ ہین یا نہین میری کسی پیشگوئی کے خلاف ہونے کی نسبت کس قدر جھوٹ بولتے ہین حالانکہ ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہین نکلی بلکہ تمام پیشگوئیان صفائی سے پوری ہو گئین شرطی پیشگوئیان شرط کے موافق پوری ہوئین اور ہون گی اور جو پیشگوئیان بغیر شرط کے ہین جیسا کہ لیکھرام کی نسبت پیشگوئی وہ اسیطرح پوری ہو گئین یہ تو میری پیشگوئیون کی واقعی حقیقت ہے۔ مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرۃ عیسٰی علیہ السلام کی پیشگوئیون پر اعتراض کئے ہین بلکہ وہ ایسے سخت ہین کہ ان کا تو ہمین بھی جواب نہین آتا اور اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبون مین سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اسکے حوالے کرینگے خدا کے نبیون کی پیشگوئیون کا یہ حال ہے اس سے تو ہمین بھی تعجب ہے ایسی پیشگوئیون پر تو نسخ بھی جاری نہین ہو سکتا تا یہ خیال کیا جائے کہ وہ منسوخ ہو گئین تہین۔ ہان وعید کی پیشگوئیان جیسا کہ آتھم کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی ایسی پیشگوئیان ہین جن کی قرآن اور توریت کے رو سے تاخیر بھی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا انکے کذب کو مستلزم نہین کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار رکھتا ہے جیسا کہ مسلمانون اور عیسائیون کا بھی عقیدہ ہے کیونکہ یونس نبی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تھی اسکے ساتھ کوئی شرط توبہ وغیرہ کی نہین تب بھی عذاب ٹل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہین کہہ سکتا کہ یونس جھوٹا تھا۔ دیکھو کتاب یونہ نبی اور در منثور ✤

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہین جن کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دلین تقوے ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نکرتے جنمین دوسرے نبی شریک غالب ہین اور پھر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشگوئیپر جو بین صفائی سے پوری ہو گئین نظر نہین ڈالتے اور اگر کوئی پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ مین نہ آوے تو بار بار اسکو پیش کرتے ہین کیا یہ ایمانداری ہے اگر ان کو طلب حق ہوتی تو انکے لئے طریقۂ تصفیہ آسان تھا کہ وہ خود قادیان آتے اور مین انکی آمد و رفت کا خرچ بھی دیدیتا اور بطور مہمانون کے ان کو رکھتا تب وہ دل کھولکر اپنی تسلی کر لیتے دور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے ✤

اسیطرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانسو کے قریب حضرۃ مسیح سے مرتد ہو گئے تھے کہ اس شخص کی پیشگوئیان صحیح نہیں نکلین اور دراصل یہودا اسکریوطی کے مرتد ہونے کا بھی یہی سبب تھا کہ علانیہ ہتیار بھی خریدے گئے تھے مگر سب بات کچی رہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہودا بیزار ہو کر مرتد ہو گیا مسیح کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ بے ایمان ہو جائیگا اور خواہ نخواہ اسکے لئے بھی بہشتی تخت کا وعدہ کیا ایسا ہی بعض مخالفون نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور سفر طول طویل دلالت کرتا تھا کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تھا کہ ان کو کعبہ کے طواف کے لئے اجازت دیجائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی اس پر بعض بدبخت مرتد ہو گئے اور حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا مین رہے اور آخر اس لغزش کی معافی کیلئے کئی اعمال نیک بجا لائے جیسا کہ ان کے قول سے ظاہر ہے یہ نمونے بدبختون کیلئے موجود ہین مگر پھر بھی اس وقت کے نادان مخالف بدبختی ہی کیطرف دوڑتے ہین اور شقاوت سر پر سوار ہے باز نہین آتے کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہین۔ مثلاً کہتے ہین کہ مسیح موعود کا دعوی کرنیسے پہلے براہین احمدیہ مین عیسے علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے اے نادانو اپنی عاقبت کیون خراب کرتے ہو اس اقرار مین کہان لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہون اور مجھے کب اس بات کا دعوی ہے کہ مین عالم الغیب ہون جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ ندی اور بار بار نہ سمجہایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسٰی فوت ہو گیا ہے تب تک مین اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگون کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے مینے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین مین لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھولدی تو مین اس عقیدہ سے باز گیا مین نے بجز کمال یقین کے جو میرے دلپر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین مین میرا نام عیسٰی رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفا ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث مین موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ مین کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ مین براہین احمدیہ مین صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا

گیا تہا مگر پہر بہی مین نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ مین لکہہ دیا پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تہی مگر مین نے اس رسمی عقیدہ کو براہین مین لکہدیا مین خود تعجب کرتا ہون کہ مین نے باوجود کہلی کہلی وحی کے جو براہین احمدیہ مین مجھے مسیح موعود بناتی تہی کیونکر اس کتاب مین یہ رسمی عقیدہ لکہہ دیا ۔

پھر مین قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین مین مسیح موعود قرار دیا ہے اور حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جا رہا جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کہولدی جائے تب تواتر سے اس بارہ مین الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے ۔

پس جب اس بارہ مین انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا **فاصدع بما تؤمر** یعنی جو تجہے حکم ہوتا ہے وہ کہول کر لوگون کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دلمین روز روشن کیطرح یقین بٹہا دیا گیا تب مین نے یہ پیغام لوگون کو سنا دیا یہ خدا کی حکمت عملی میری سچائی کی ایک دلیل تہی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تہا اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ اس کی جڑہ ہوتی تو مین براہین احمدیہ کے وقت ہی یہ دعوے کرتا کہ مین مسیح موعود ہون مگر خدا نے میری نظر کو پہیر دیا مین براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تہی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تہی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دین کہ مین نے باوجودیکہ براہین احمدیہ مین مسیح موعود بنایا گیا تہا بارہ برس تک یہ دعویٰ کیون نہ کیا اور کیون براہین مین خدا کی وحی کے مخالف لکہہ دیا گیا یہ امر قابل غور ہے جو ظہور مین آیا کیا یہ طریق بے ایمانی نہین کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو توپیش کرتے ہین جہان مین نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہین کرتے کہ اسی براہین احمدیہ مین مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بہی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ مین پہلے سے طیار کر رکہا ہے ایک دشمن بہی گواہی دیسکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت مین اس سے بے خبر تہا کہ مین مسیح موعود ہون تبہی تو مین نے اسوقت یہ دعویٰ نہ کیا پس وہ الہامات جو میری بیخبری کے زمانے مین مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہین ان کی نسبت کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہین کیونکہ اگر وہ میرا افترا ہوتے تو مین اسی براہین مین اُس سے فائدہ اُٹہاتا اور اپنا دعوے پیش کرتا اور کیونکر ممکن تہا کہ مین اسی براہین مین یہ بہی لکہہ دیتا کہ عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا ان دونون متناقض مضمونون کا ایک ہی کتاب مین جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ نہ کرنا ایک **منصف جج** کو اس رائے کو ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کیطرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ مین براہین احمدیہ مین موجود تہی اس لئے مین نے ان دو متناقض باتون کو براہین مین جمع کر دیا ۔

اگر براہین احمدیہ مین فقط یہ ذکر ہوتا کہ وہی عیسٰی علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچہہ ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ اٹہا سکتا تہا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیون اس پہلے عقیدہ کو چہوڑ دیا گیا گویا ایسا کہنا بہی فضول تہا کیونکہ انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہین اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہین ہو سکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دہوکا پیش جا سکتا تہا مگر اب تو ایسے بوچ اعتراض کو قدم رکہنے کی جگہ نہین کیونکہ اسی براہین احمدیہ مین اظہار دعوی سے بارہ برس پہلے جا بجا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے غرض براہین احمدیہ مین حضرت عیسٰی کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دہوکا دیسکتا تہا جبکہ براہین احمدیہ مین میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچہہ ذکر نہ ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تہا کہ لودیانہ کے مولویون محمد اور عبد العزیز اور عبد اللہ نے اسی زمانہ مین اعتراض کیا تہا کہ یہ شخص اپنا نام عیسٰی رکہتا ہے اور عیسٰی کی نسبت جس قدر پیشگوئیان ہین وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب مولوی محمد حسین نے اپنے ریویو مین دیا تہا کہ یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ اسی براہین مین حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا اقرار بہی تو موجود ہے ۔

پس مین خدا کی حکمت عملیون پر قربان ہون کہ کیسے لطیف طور سے پہلے سے میری بریت کا سامان براہین مین تیار کر رکہا ۔ اگر براہین احمدیہ مین حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا کچہہ بہی ذکر نہ ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہوتا تو وہ شور جو سالہا سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے طیار ہوئے یہ شور اسی وقت پڑ جاتا اور اگر براہین مین صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود ہونے کے الہامات اسمین مذکور نہ ہوتے تو جاہلون کے ہاتہ مین ایک حجت آجاتی کہ براہین مین تو حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا اقرار تہا اور پہر بارہ برس بعد اس آمد سے انکار کیون کیا گیا مگر ایکطرف وحی الٰہی کا براہین مین مجھے مسیح موعود قرار دینا اور ایکطرف اسکے برخلاف میرے قلم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ہونا یہ ایسا امر ہے کہ عقلمند اُس سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا کی حکمت عملی ہے ۔ غرض خدا کی حکمت عملی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کر کے کہ مین نے عیسٰے کی آمد ثانی کا اسی کتاب مین ذکر کر دیا جہان میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تہا میری سادگی اور عدم افترا کو ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تہا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ مین مندرج ہین جو مجھے مسیح موعود بناتے ہین وہ تمام افترا پر محمول ہوتے ۔ اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہین کریگی جو دعوے مسیح موعود ہونے کا براہین احمدیہ سے بارہ سال بعد پیش کیا گیا اسکا منصوبہ اتنی مدت پہلے بنا رکہا تہا ۔ غرض اسی کتاب مین جسمین میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے حضرت عیسٰی کی آمد ثانی کا بہی ذکر ہونا یہی میری سادگی اور عدم افترا پر ایک زندہ گواہ ہے ۔

افسوس کہ ہمارے مخالفون کی کچہہ ایسی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر بات کی ایک ٹانگ لے لیتے ہین اور دوسری چہوڑ دیتے ہین آتہم عیسائی کے ذکر کے وقت شرط کا نام نہیں لیتے اور اس کا پیشگوئی کے مطابق مرجانا اور داخل قبر ہوجانا جو پہلے سے بیان کیا گیا تہا زبان پر نہین لاتے اور جن واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ آتہم نے آنحضرۃ صلعم کو دجال کہنے سے رجوع کیا اُن واقعات کا نام نہین لیتے کیا مجال کہ ان واقعات کی طرف اشارہ بہی کرین سب کہا جاتے ہین اور جب احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہین تو ہرگز لوگون کو نہین بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر پورا ہوچکا ہے یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور دوسرا حصہ قابل انتظار ہے اور یہ بہی نہین بتلاتے کہ پیشگوئی وعید کے متعلق اور نیز شرطی تہی جیسا کہ الہام **توبی توبی فان البلاء علی عقبک** سے ظاہر ہوتا ہے جو کئی دفعہ شائع ہوچکا تہا اور ظاہر ہے کہ ایسی موت کے بعد جو احمد بیگ کی موت تہی **خوف** دامنگیر ہونا ایک طبعی امر تہا پس اسی خوف سے دوسرے حصے کے پورے ہونے مین تاخیر ہوگئی جیسا کہ وعید کی پیشگوئیون مین عادت اللہ ہے مگر یہ بد اندیش مخالف ان امور کا کبھی ذکر بہی نہین کرتے اور یہودیون کی طرح اصل صورت حال کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہین جس سے جاہلون کے دلون مین شبہات ڈالدین بلکہ ان لوگون نے تو یہودیون کے بہی کان کاٹے کیونکہ یہ لوگ تو بات بات مین افترا سے کام لیتے ہین جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے موضع مُد کی بحث مین بہی کارروائی کی اور دہوکا دیکر کہا کہ دیکھو اس شخص نے اپنی ایک پیشگوئی مین لکہا تہا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد مین لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور پیشگوئی جہوٹی نکلی ۔ (باقی آئندہ)

نظم از محمد نواب خان ثاقب

مالیر کوٹلوی مقیم دار الامان قادیان

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء

کیا پوچھتے ہو بات جو دار الاماں میں ہے — ہے اک حیات نو جو مسیح زماں میں ہے
ہم اُسکے دم سے ہیں سے دعدت پر سرو — کیا کیا خمار بغض سر بدگماں میں ہے
یاں آرہے ہیں عالم و جاہل کھچے ہوئے — اعجاز و جذب ایسا کچھ اُنکے بیاں میں ہے
روح خدا ہی ہر رگ ریشہ میں ہے رواں — وحی الٰہ آپکی روح و رواں میں ہے
باقی نہیں ہے خواہش فانی ضمیر میں — حُبّ خدا کا ولولہ اس نوجواں میں ہے
کشتی بنا کے لایا ہے یہ حق کی وحی سے — زور ہوائے حکم خدا بادباں میں ہے
زحمت نہیں ہے نام کو ہر حال میں ہے خوش — رحمت جو اُسکی خانۂ جنت نشاں میں ہے
آجائے اہل دل نہ ہو دل دئے بغیر — کیا دلربا ادا ہے جو اس دلستاں میں ہے
وہ جذب اور حق ہے جو حق سے اُسے ملا — یہ معجزہ حضور کے ہر اک نشاں میں ہے
کسر صلیب قتل خنازیر سے ہے کام — جو ہو یہی تو آپکی تیغ زباں میں ہے
اعلائے نام حق ہو شکست صلیب ہو — ہے یہ خوشی جو اُسکے دل شادماں میں ہے
راہ خدا میں اُسکی ہتھیلی پہ جان ہے — ہر دم یہ فکر زندگی جاوداں میں ہے
دین کے ہی غم میں خوش ہیں نہیں اور کوئی غم — دنیا کی زندگی میں یہ دار الجناں میں ہے
لاکھوں ہی لیکے جاتے ہیں دنیا سے جی کو سیر — برکت کچھ ایسی آپکے دستر خواں میں ہے
پانی کی طرح مال بہاتا ہے یہ مسیح — قیصر کا عدل و داد و حکومت جہاں میں ہے
یہ معجزے ہیں اور یہ ہمارا مسیح ہے — سمنی کہ جان پھونکتا جان جہاں میں ہے
رگڑی ہے ناک ہر کہیں لیکن کہاں نجات — گر ہے کہیں پناہ اسی آستاں میں ہے
بال و پر ہما ہمایوں کو نوچ پھینک — بس ہے اگر ہما تو اسی آشیاں میں ہے
دنیا میں چھا رہی ہے بلا کی سیاہ رات — شور وبائے عام بپا انس و جاں میں ہے
بے وجہ آسماں پہ چڑھایا مسیح کو — کیوں ایسے ٹیڑھے قیمتیں وہ آسماں میں ہے
کیوں ہو گئے ہیں گنگ یہ ملا کوئی بتائے — آخر وہی زباں ہی اُنکے دہاں میں ہے
بنتی نہیں ہے بات سوا سب و شتم کے — کہاتے ہیں منہ کی ضعف دل ناتواں میں ہے
بس گالیوں کے تیر چلاتے ہیں دور سے — کچھ زور علم و فن و ادب بھی کماں میں ہے
اُٹھے تھے ایک شیخ جی شیخی بگھارنے — ذلت کا جنکی تذکرہ پیر و جواں میں ہے
آخر کو اُنکی شیخی جھڑی کر کری ہوئی — اُنکا برا نمونہ خواری جہاں میں ہے
نام اُنکا ہم نہ لیں گے یہاں تار جائے — کچھ بھی تمیز گر خرد نکتہ داں میں ہے
جی چاہتا نہیں کہ بتائیں اتا پتا — سچ پوچھتے ہو لطف اسی چیستاں میں ہے
طاعون نشان کو سمجھے تھے کھیل لوگ — دیکھیں دو چند زہر اب سکی سنا تیز
ٹلنے کی یہ نہیں ہے تباہی کئے بغیر — سورت میں آج صورت سیل دماں میں ہے
چن چن کے منکروں کو یہ کھائیگی بیگماں — لاریب مومنوں کی نجات اماں میں ہے
وہ متقی جو صدق سے ہے اُسکی دار میں — نزدیک ہو کہ دور مگر قادیاں میں ہے
جسکا نہ کبر سے ہو دماغ آسمان پر — دار الاماں میں یا کہو وہ آسماں میں ہے
دو گرگ طبع چھوڑ دو روباہ بازیاں — دو رصلت خدا سے جو شیر ژیان میں ہے
چل دم دبا کے بھاگ اگر خیر ہے تری — ایمان تیرا دیکھ لیا استخواں میں ہے
اُس بیوفا میں ذرہ بھی بوئے وفا نہیں — وعدہ وفا کرے ابھی عہد لشاں میں ہے
حیران ہے خاطر ثاقب کہ یہ کیوں ال بنگو — کیا جاوے کہ وارث دین قادیاں میں ہے

خم ٹھونک کر اونٹر پڑے لیکر علی کا نام — نام علی کا زور اگر کچھ بھی جا میں ہے
رکھی ہی ہنگی طاقتیں بالائے طاق سب — وحی خدا کا بل ہے جو اس پہلواں میں ہے
اک پیر گولڑہ کسی ہمزاد کو ملا — افسون گری کا کچھ بھی اثر گر زباں میں ہے
پیران میفروش کی بھٹی کو دو جلا — کیا خاک اُنکے میکدہ و دیگداں میں ہے
اک گھونٹ پی کہ عرش برین کی خبر ملی — ایسا اثر کچھ اسکی مئے ارغواں میں ہے
اعجاز احمدی کے مقابل ہو گر ظفر — لاؤ نکالکر جو ورق جزو داں میں ہے
دیکھینگے کیا دکھائی طبیعت کی تیزیاں — اصغر علی ادیب بھی اس امتحاں میں ہے
ہرگز نہیں کبھی نہیں ہو گا مقابلہ — یہ زور اس نشان مسیح زماں میں ہے
لالچ نہیں ہے حشمت دنیا کا کچھ یہاں — ثاقب متاع دین کیلئے قادیاں میں ہے

مذکورہ بالا نظم جناب منشی محمد نواب خانصاحب نے مجمع تحقیق الاذہان قادیان اور مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کے شام کے دربار میں سنائی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب موصوف آئندہ بھی اپنے موزونی طبع سے البدر کے کالموں کو مزین فرماتے رہینگے۔

۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

خاکسار ایڈیٹر ایک شہادت کی ادائگی کے واسطے عدالت سیالکوٹ میں طلب کیا گیا تھا اور ۲۰ تاریخ سے ۲۶ تک وہ غیر حاضر تھا ان لئے ان ایام کی ڈائری متفرق طور پر جو ملسکی وہ ہدیہ ناظرین ہے۔

بگٹ کے متعلق دعا رویا و الہام | فرمایا رات کو میں نے بگٹ کے متعلق دعا کی اور صبح بھی کی مجھے یہ دکھایا گیا کہ کسی نے مجھے چار پانچ کتابیں دی ہیں جنپر لکھا ہوا تھا تسبیح تسبیح تسبیح بعد اسکے الہام ہوا

اللہ شدید العقاب انہم لا یحسنون اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے اور یا آئندہ توبہ نکر ینگے۔

اور یہ معنے بھی اسکے ہیں لا یومنون باللہ اور یہ مطلب بھی اس سے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا اللہ تعالےٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور اللہ شدید العقاب ظاہر کرتا ہے کہ اسکا انجام اچھا نہ ہو گا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گا حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعوےٰ کیا جاوے۔

چکڑالوی | چکڑالوی کے ذکر آنے پر معلوم ہوا کہ اس نے نماز میں بھی کچھ رد و بدل کی ہے التحیات اور درود شریف کو نکال دیا ہے اور بھی بعض بدعتیاں کی ہیں حضرت اقدس نے چکڑالوی کے

فتنے کو خطرناک قرار دیا اور آپ کی غیرت اور حمیت اسلامی نے تقاضا کیا کہ اس کے متعلق ایک اشتہار بطور محاکمہ کے لکھا جاوے جسمیں یہ دکھایا جاوے مولوی محمد حسین نے اور اُس نے افراط اور تفریط کی راہ اختیار کی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے ہم کو صراط مستقیم پر رکھا ہے پھر آپنے کتاب سنت اور حدیث کے متعلق وہی فرمایا جو بارہا الحکم میں درج ہو چکا ہے فرمایا نبی ہمیشہ دو چیزیں لیکر آتے ہیں کتاب اور سنت ایک خدا کا کلام ہوتا ہے اور دوسرے سنت یعنی اسپر عمل کر کے دکھا دیتے ہیں دنیا کے کام بھی بغیر اس کے نہیں چلسکتے دقیق مسائل جو استاد بتاتا ہے پھر اس کو حل کر کے بھی دکھا دیتا ہے پس جیسے کلام اللہ یقینی ہے سنت بھی یقینی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر کھڑا کر رکھا ہے وہابیوں نے افراط کی قرآن پر حدیث کو قاضی ٹھہرایا اور قرآن کو اس کے آگے مستغیث کی طرح کھڑا کر دیا اور چکڑالوی نے تفریط کی کہ بالکل ہی حدیث کا انکار کر دیا اس سے فتنے کا اندیشہ ہے اس کی اصلاح ضروری ہے ہمکو خدا نے حَکَم ٹھہرایا ہے اس لئے ہم ایک اشتہار کے ذریعہ اس غلطی کو ظاہر کرینگے اور مضمون پیچھے لکھیں گے اول خویش بعد درویش جس راہ پر خدا تعالےٰ نے ہمکو چلایا ہے اسپر اگر غور کی جاوے تو ایک لذت آتی ہے قرآن شریف نے کیا ٹھیک فیصلہ فرمایا ہے فبای حدیث بعدہ یومنون اور دوسری جگہ فرمایا فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یومنون یہ ایک قسم کی پیشگوئی ہے جو ان وہابیوں کے متعلق ہے اور سنت کی نفی کرنے والوں کے لئے فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (الحکم)

مغرب اور عشا کے وقت حضرۃ اقدس بوجہ علالت طبع تشریف نہ لاسکے

۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر | اسوقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اول نماز سے پیشتر آتے ہی شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور سے مخاطب ہو کر اُن سے اونکے سفر کے حالات اور عرصہ سفر دریافت فرمایا اور کہ کہ کل جب آپ آئے تو میں بیمار تھا پھر نماز کے بعد حضرۃ اقدس نے مجلس فرمائی اور راستہ کی تکالیف وغیرہ کی نسبت شیخ صاحب موصوف سے حالات دریافت فرماتے رہے

اسکے بعد مسٹر بگٹ کی نسبت آپنے شیخ صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ اُسے ملنے گئے تھے شیخ صاحب موصوف نے عرض کی کہ میرے روانہ ہونے سے ایکدن پیشتر مجھے خط ملا تھا میں اسی روز اپنے دو دوستوں سمیت اسکے مکان پر گیا پہلے ایک عورۃ آئی اوسکو ہم نے اپنا ایڈرس دیا وہ اندر چلی گئی تو ایک بوڑھا آیا اور ہر چند اُسے تاکید کی کہ ہم بگٹ سے ملنا چاہتے ہیں مگر بار بار یہی جواب ملا کہ اس وقت مسٹر ہملٹن ملسکتا ہے پھر جب ہملٹن کا حال اس بوڑھے سے پوچھا تو اس نے

میر مہدی حسین قادیان

نے فرمایا کہ آخر کار آسمانی بیکہ ہی رہ جاوے گا اور پھر ورد و اذکار ہوتے رہے اور ۸ بجے کے قریب حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

شبہ لہم (الجزو ۶ سورۂ نساء) اس آیت میں دونوں جملوں
کا جواب ہے اور خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی ناجائز ولادت ہے
اور نہ وہ صلیب پر مرا بلکہ دہوکہ سے سمجھ لیا گیا کہ مر گیا ہے اس لئے
وہ مقبول ہے اور اس کا نبیوں کی طرح رفع ہو گیا ہے اب کہاں
ہیں وہ مولوی جو آسمان پر حضرۃ عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہیں یہاں
تک تو سب جھگڑا ان کی روح کے متعلق تھا جسم سے اسکو کچھ
علاقہ نہیں ✦

غرض قرآن شریف نے حضرۃ مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس
سے کہنا پڑتا ہے کہ اُن کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں
جو ہم کسیطرح انکو دفع نہیں کر سکتے صرف قرآن کے سہارے سے
ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس
کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں عیسائی تو ان
کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوۃ بھی انکی ثابت نہیں ہو سکتی
ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کی تین
پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے
جو اس عقدہ کو حل کر سکے ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے
معاملہ میں مسیح کو جھوٹا بنا رہے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی وہ شخص لوگوں کے
سامنے شرمندہ نہیں ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے
میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دل میں سچائی
کی محبت ڈالدوں جو نقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور
ہنسی انکا کام ہے اور مسخری ان کا شیوہ ہے صدہا نشان
آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر انکے نزدیک ابتک کوئی نشان
ظاہر نہیں ہوا میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری
کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جسمیں وہ درخواست
کرتا ہے کہ میں اسطور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ
فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں
سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے اور نیز یہ
بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب طیار کرے
جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو سو
اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہیں
نفاق کے طور پر نہیں تو اس سے بہتر کیا ہے اور وہ اس امت پر اس
تفرقہ کے زمانے میں بہت ہی احسان کرینگے کہ مرد میدان بنکر ان
دونوں ذریعوں سے حق و باطل کا فیصلہ کر لینگے یہ تو انہوں
نے اچھی تجویز نکالی اب اسپر قائم رہیں تو بات ہے ✦

اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت
ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا لیکن ہم موت کے
مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ
ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور
دوسرے مخالفوں کو منع نہیں کہ ایسے چیلنج سے ہمیں جواب
دینے کے لئے مجبور کریں خواہ وہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا او[ر]
کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر میں سے ہو اور اپنی جماعت میں عزۃ
رکھتا ہو جس کے بارہ میں کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے
اشتہار پر تصدیقی شہادۃ ثبت کر دیں اور چونکہ مولوی ثناء اللہ
صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے
معلوم ہوتے ہیں پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ
ایسا چیلنج دیں بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ
ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی
موت قتل کے رو سے نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے
مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی
کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم یہ بھی
دعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں صرف
وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک
فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا اور یاد رہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی
ایک خاص پیشگوئی تھی جو لیکھرام کے متعلق تھی اس میں خدا نے
یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ قتل کے ذریعے سے مریگا اور ایسا ہی شائع
کیا گیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس کے قتل کئے جانے کا بھید یہ
تھا کہ اس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور تمام نبیوں کی نسبت اختیار کی اور خدا نے دیکھا کہ اس کی
زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اس نے گالیاں
دینے میں کسی نبی کو باقی نہ چھوڑا پس آخر وہی زبان کی چھری
متمثل ہو کر اُس پر پڑی اور عظیم الشان نشان تھا اور زمین
پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیوں سے دنیا کے
لوگوں نے انکار کر دیا ✦

بعد تھوڑے دنوں میں ہی میری زندگی میں ہی قبر میں داخل
ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی
ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزما لیں ان کو غلام دستگیر سے
کیا کام کیونکہ وہ خود بھی اس کے لئے مستعدی ظاہر کرتے ہیں ✦

یہ چیلنج جو درحقیقت ایک مباہلہ کا مضمون ہے اس کو لفظ بلفظ
جو نمونہ مذکورہ کے مطابق ہو لکھنا ہوگا جو اوپر میں نے لکھدیا ہے
ایک لفظ کم یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تبدیلی منظور ہو
تو پرائیویٹ خطوط کے ذریعہ سے اس کا تصفیہ کرنا ہوگا اور
پھر ایسے اشتہار مباہلہ پر کم سے کم پچاس معزز آدمیوں کے
دستخط ثبت ہونے چاہیئے اور کم سے کم اس مضمون کا
سات سو اشتہار ملک میں شائع ہونا چاہیئے اور بیس اشتہار
بذریعہ رجسٹری مجھے بھی بھیجدیں ✦

مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں مباہلہ کے لئے چیلنج کروں ان
کا اپنا مباہلہ جس کے لئے انہوں نے مستعدی ظاہر کی
ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے
نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جس کی تالیف پر تخمیناً ۲۴
سال گذر چکے ہیں میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے
میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری
جماعت کو چاہیئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب
مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے
جھوٹا قرار دیکر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں
کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں
ایک یہودی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لئے جائے عار
و ننگ ✦

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد
ہوں تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہیئے
کہ ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں کہ اس
شخص کو (اور اس جگہ میرا نام بتصریح لکھیں) میں کذاب
اور دجال اور کافر سمجھتا ہوں اور جو کچھ یہ شخص مسیح موعود
ہونے اور صاحب الہام اور وحی ہونے کا دعوی کرتا ہے
اس دعوے کا میں جھوٹا ہونا یقین رکھتا ہوں اور اے خدا میں
تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ میرا عقیدہ صحیح نہیں
ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے اور فی الواقع
عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو مجھے اس شخص کی موت
سے پہلے موت دے اور اگر میں اس عقیدہ میں صادق
ہوں اور یہ شخص درحقیقت دجال بے ایمان کافر مرتد ہے
اور حضرۃ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں جو کسی نامعلوم وقت میں
پھر آئینگے تو اس شخص کو ہلاک کر تا فتنہ اور تفرقہ دور ہو اور
اسلام کو ایک دجال اور مغوی اور مضل سے ضرر نہ پہنچے
آمین ثم آمین

پہلے اس سے اسی قسم کا مباہلہ کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷
میں مولوی غلام دستگیر قصوری بھی کر چکے ہیں اور اس سے

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کریگا بشرطیکہ وہ صادق
نکلے گا صفحۂ روزگار میں اس کا نام بڑی عزت کے ساتھ منقوش
رہیگا اور جو شخص دجال بے ایمان مفتری ہوگا اُس کی ہلاکت
سے مقولہ مشہورہ کی رو سے کہ خس کم جہاں پاک دنیا کو راحت
حاصل ہوگی اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں اور اگر کوئی
ضروری امر مجھ سے رہ گیا ہے جسکو انصاف چاہتا ہے تو
مجھے اطلاع دیجائے میں خوشی سے اس کو قبول کرونگا بشرطیکہ
وہ بیہودہ نہ ہو اور حیلہ اور بہانہ کی اس سے بدبو نہ آوے اور
تقویٰ کی بنا پر ہو نہ دنیا داروں کی چالبازی کے رنگ میں
اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ کسیطرح حق کھل
جاوے اگرچہ میں خدا کے نشانوں کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا کہ
کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے اور میں خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں

[illegible]

✦ یہ بھی لکھدیں کہ اس مقابلہ کے لئے میں پیش دستی کرتا ہوں
اور میری طرف سے باتمام یہ چیلنج ہے ورنہ صرف بیہودہ
اور گول بیان پر توجہ نہ ہوگی ✦

عام خبرین

ٹیکہ طاعون سے جو ۱۹ امونین ملک وال ضلع گجرات مین ہوئی ہیں ان کی نسبت ہم نے زبانی خبرین سنی ہین مگر اب سول ملٹری اخبار اور پانیر اخبار کے حوالے سے اس واقعہ کی تصدیق ہوئی ہے کہ واقعی مین وہ لوگ ٹیکا لگانے سے ہلاک ہوئے ہین ابھی تک یہ امر تحقیق طلب ہے کہ آیا ٹیکہ کے عرق مین کسطرح سے زہریلا مادہ پیدا ہوگیا ہمارے نزدیک بھی یہ امر قابل تعجب ہے کہ اس ٹیکہ کا عمل عرصہ چار سال سے ہندوستان مین ہے مگر اس قدر خطرناک نتائج پیدا نہین ہوئے تھے یہ سنا گیا تھا کہ اس ٹیکہ سے اکثر لوگ بعض دیگر عوارض مین مبتلا ہو گئے ہین کسی کی نظر مین فرق آگیا ہے کوئی کئی ماہ تک نپین مبتلا رہا ہے کسی کے قوائے رجولیت پر اس کا حسرت ناک اثر پڑا ہے وغیرہ وغیرہ مگر موت اسکے نتائج مین سے نہ سنی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخالف جو کہ اس ٹیکہ پر اس قدر نازان تھے کہ گویا انکے نزدیک ٹیکہ ایک ایسا عمل ہے جو کہ خدا تعالےٰ کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے طاعون سے نجات کے لئے تقوی طہارۃ کی کوئی ضرورت نہین ہے خدا جانے اب بھی شرمندہ ہونگے یا نہیں

امیر کابل، اور روس سول ملٹری گزٹ ولایتی اخبار سینٹ جیمز کے حوالے سے لکھتا ہے کہ پارلیمنٹون مین آجکل ان امور پر گفتگوئین ہوتی ہین جو کہ کابل مین واقع ہوئی ہین فروری سنہ ۱۹۰۰ء مین جب برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے معاملات مین اولجھی ہوئی تھی روس نے موقع دیکھکر گورنمنٹ برٹش سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اپنے تعلقات براہِ راست افغانستان کے ساتھ قائم رکھنا چاہتا ہے مگر برٹش گورنمنٹ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پھر روس نے چاہا کہ وہ دوسری طاقتون سے اس معاملہ مین مدد لے مگر اس مین اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی اس اثناء مین روس کے ایجنٹ افغانستان مین برٹش اثر کو کم کرنے کی کوشش مین مصروف تھے اور جس شخص کی معرفت یہ خبر پہونچی ہے اس کی رائے ہے کہ موجودہ تغیر جو افغانستان اور برٹش انڈین گورنمنٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اس کا یہی باعث ہے انڈین گورنمنٹ نے بعض امور کی نسبت دوستانہ طور پر امیر کابل سے بعض تحریکات کی نسبت بدین خیال دریافت کیا تھا کہ شاید امیر صاحب نے دیدہ و دانستہ ایسی کوئی کارروائی نہین کی لیکن دوستانہ تعلقات کی وجہ سے جیسے ایک جواب کی امید کی جاسکتی تھی امیر صاحب کی طرف سے کیسا جواب آیا اس پر گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کا سالانہ وظیفہ دینے سے انکار کیا ہے نامہ نگار کی رائے ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو گورنمنٹ ہند کبھی اس امر کو جائز نہین خیال کریگی کہ روس کے تعلقات براہِ راست افغانستان کے ساتھ قائم ہون کیونکہ اس سے عمدہ نتائج پیدا نہین ہو سکتے۔

لنڈن مین ۱۹ جون سے لیکر ۶ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء تک جو چاہ نیلام کے واسطے ہندوستان لنکا اور جاوا سے آئی ہے اس مین سے سنہ ۱۹۰۲-۳ کے واسطے ۶۶۷۳۷۳ گٹھے ہندوستانی چاء اور ۵۶۲۹۸۵ گٹھے لنکا کی چاء اور ۴۷۳۵۸ گٹھے جاوا کی چاء کے تھے حالانکہ سنہ ۱۹۰۱-۲ء کے لئے جو چاء آئی تھی اوس مین ۶۰۶۱۲۸ گٹھے ہندوستانی چاء ۵۳۷۶۵ لنکا کی چاء کے اور ۳۰۲۱۲ جاوا کی چاء کے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاء کا استعمال دن بدن ترقی پر ہے۔

ٹائمز آف انڈیا کا کارسپانڈنٹ سمالی لینڈ بربرا سے لکھتا ہے کہ سومالی ملا کی طرف سے ایک عجیب خط آیا ہے وہ ایک فہرست اوس سامان کی دیتا ہے جو اوس کے قبضہ مین آیا ہے اور پھر لکھتا ہے کہ اگر صلح کی خواہش ہے تو مین صلح کرنے کو طیار ہون اور اس کے شرائط درج کر دئے ہین اور اگر لڑائی چاہتے ہو تو اسکے لئے بھی طیار ہون پھر تمسخر سے لکھتا ہے کہ چونکہ کالے فوجیون کو مارتے مارتے اس کی تلوار کند ہوگئی ہے اس لئے اب گورے فوجی اسکے مقابلہ پر آنے چاہئین برٹش گورنمنٹ کے بمبئی سے ۹۰۰ باقاعدہ ٹرپ اور ۵۰۰ سے زیادہ سومالی لیوی ہے اور ابھی ۷۰۰ قواعد دان نوجوان زنجبار سے آنے والے ہین اور قریب ۱۵۰ کے توپ خانہ بھیجا جانے والا ہے اسکے علاوہ۔ انومین ۹ درے پونڈر کی اور ۱۱ میکسم توپین روانہ کی گئی ہین اور اس وقت وہان ۵۴ برٹش آفیسر ۱۰ میڈیکل افسر اور ۴۲ ہاسپیٹل اسسٹنٹ ہین اور ابھی اور فوج بھی روانہ کرنی کی تجویز ہے اس حالت مین برٹش گورنمنٹ کو کیا خطرہ ہے ملا اپنی خیر منوا لے

لارڈ کچنیر صاحب بہادر اپنے سٹاف کے ساتھ بمبئی مین ۲۸ نومبر کو پہونچے بمبئی کے تمام عمائد اور تمام افسر ریلوے بندر پر آپکے استقبال کے واسطے جمع ہوئے تھے اسی رات لارڈ کچنر صاحب بہادر دہلی کی طرف روانہ ہوئے **والنٹیر** جو کہ دہلی دربار پر جاوینگے ان کی تنخواہ برابر ملتی رہیگی

امریکہ کے علاقہ کینیڈا سے ایک عیسائی جماعت نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسیٰ علیہ السلام اوتر آئے ہین اور ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے نکلی وہ ایک ایسے گاؤن کے قریب پہونچے کہ وہان سخت برف باری ہونے والی تھی حکام نے بدین خیال کہ وہ برفباری سے تباہ نہ ہو جاوین ایک دستہ فوج کا ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا جسکا ان متلاشیان مسیح نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخر کار ان کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہین وہ اپنے خیال مین ایسے راسخ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم جب رہا ہونگے ضرور مسیح کو تلاش کرینگے۔

(فرق تہذیر)

جرمنی مین ایک ماہر چشم نے تحقیق کی ہے کہ یورپین لیڈیان جو ایک جالی کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتی ہین اس سے ان کی بینائی کو نقصان پہنچتا ہے اور ایسی عورتون مین سے ۵۰ فیصدی کو یہ نقصان ہوتا ہے۔

چھ سے آٹھ سال تک کے لڑکے پانچ ہندسون کی رقم کو۔ دس سال کے لڑکے چھ ہندسون کی رقم کو اور جوان آدمی سات ہندسون کی رقم کو یاد رکھ سکتے ہین اور اس سے حافظہ کی قوت جاذبہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔

یادگار دربار قیصری اور انکم ٹکس کی معافی کی درخواست

انگلشمین کا بہلا ہو کہ جس نے گورنمنٹ ہند کو ادہر توجہ دلائی ہے کہ جشن قیصری دہلی کی یادگار مین گورنمنٹ ہند انکم ٹیکس معاف کر دے اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ لارڈ کرزن بہادر اس براہِ راست ٹکس کو جس کا دینا ہر شخص کو گران گذرتا ہے معاف کرتے ہین یا نہین شاید لارڈ کرزن اس فکر مین ہونگے کہ ہندوستان مین جو فوج بڑہانے کی تجویز کی گئی ہے اسکے لئے روپیہ درکار ہے۔ اور اور ایسی ہی کئی تجاویز کے لئے روپیہ درکار ہے۔ پھر انکم ٹیکس معاف کیا گیا تو یہ بہت بڑا رخنہ خزانہ ہند مین کسطرح پورا ہوگا۔ جیسطرح کسی فضول خرچ آدمی کی قرض اور تکلیف سے بچنے کے لئے اُسے صرف یہی ایک مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ کفایت شعاری سے گزارہ کرو تو تم سب خرچ پورے کر کے کچھ پس انداز بھی کر سکتے ہو یہی مشورہ گورنمنٹ ہند کے اخراجات کی بابت دیا جا سکتا ہے۔ لیکن بالفرض اگر لارڈ موصوف اس عظیم الشان یادگار تاجپوشی قیصری پر انکم ٹکس بتمام موقوف نہ کر سکین تو کم از کم ہزار روپے سے کم آمدنی والون کو اس بوجھ سے سبکدوش کر دیا جاوے

حضور وایسرائے نے اجمیر مین تالاب آناساگر اور شاہجہان کی سنگ مرمر کی بارہ دری اور اڑہائی دن کا جھونپڑا مسجد بھی دیکھے اور اپنی تقریر مین ان سب مقامات کی مرمت کے متعلق فرمایا کہ ان کی مرمت جاری ہے مسجد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ گو ہم شاہجہان کی طرح اڑہائی دن مین اس کی مرمت نہین کر سکے کہ جتنی دیر مین اُس نے اسے تعمیر کرایا ہے تاہم مرمت مین بھی بہت جلدی کی جاوےگی

نوجوان مہاراجہ صاحب میسور کی رسم گدی نشینی کی تقریب پر رنڈیون کا ناچ بالکل نہین ہوا بہت سے والیان ریاست کم درجے کے امراء اور غریب شائقین ناچ کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔

مطبع الصدیق قادیان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا

قحط اور طاعون کا حقیقی علاج

محتاجوں اور مریضوں کو مژدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم * یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا فَنَرُدَّھَا عَلٰۤی اَدْبَارِھَاۤ اَوْ نَلْعَنَھُمْ کَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَ کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا * النساء

آیت مرقومہ بالا سے عیاں ہے کہ جو لوگ سبت یعنی زمانہ امن و آرام کی قدر نہیں کرتے اُن پر خدا کی لعنت اور پھٹکار پڑا کرتی ہے۔ چونکہ ہر ایک انسان ذی عقل طبعاً یہ خواہش رکھتا ہے کہ میری روح اور جسم ہمیشہ امن و آرام میں رہے اسی لیے اس فطرتی خواہش کے پورا کرنے کے لیے جناب الٰہی نے ابتدائے آفرینش سے آج تک ہمیشہ ایسے سامان پورے طور پر مہیا کیے ہیں جن سے یہ فطرتی خواہش سیر ہو جائے۔ پھر جب انسان امن و آرام کے ان حقیقی اسباب کا استعمال ترک کر دیتا ہے تو لا محالہ وہ دکھ اور درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اے مسلمانان ہند اگر تم قلب سلیم لیکر غور کرو تو تم پر منکشف ہو جائیگا کہ ہمارے اس زمانہ میں بھی یہ حقیقی اسباب امن و آرام کے پورے طور پر مہیا ہیں **اول** جسمانی آرام کے لیے جناب الٰہی نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک ایسی محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کا سایہ ہمارے سر پر کیا ہے کہ جس کے ظل حمایت میں آنے سے ہم ہر طرح کے جسمانی دکھ پہنچانے والے چوروں۔ ڈاکوؤں۔ رہزنوں ظالموں اور سکھا شاہی کرنیوالی شریروں کے پنجہ ظلم سے محفوظ و مامون ہیں ہماری عزت و آبرو میں اب کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ہماری تعلیم و تہذیب کیلیے ہر ایک قسم کے علوم کے مکاتب کھولے گئے ہیں ہماری سفر و حضر کی حالتوں کیموافق طرح طرح کے آرام کے وسائل ہم پہنچائے گئے۔ روزگار اور ملازمت حاصل کرنے کیلیے بیشمار محکمے کھولے گئے جنمیں انسان حسب لیاقت عہدے حاصل کر سکتا ہے یہانتک کہ اکثر اصحاب کو اس قدر شناس اور محسن گورنمنٹ نے بڑے بڑے جلیل القدر عہدوں پر ممتاز کیا ہے۔ ہمیشہ ہماری بہبودی کیلیے یہاں تک کہ تحت ہے کہ خاطر آسائش کے وسائل ہم پہنچا دیے ہیں غرض **شعر** ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم * کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست *

تم جانتے ہو کہ ایشیا اور افریقہ میں زیادہ تر اہل اسلام ہی آباد ہیں اور جسقدر علاقے اس دولت عظمی کے تحت میں آ گئے ہیں وہاں کی رعایا کو نہایت امن و امان ملا ہے۔ سرکاری ملازمت کے بعض جسقدر مختلف بلاد و امصار دیکھنے کا موقع ملا اُسیقدر اس محسن گورنمنٹ کا احسان انکا دل گرویدہ ہو گیا دیکھنے سے ہی نظر آتا ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی کیلیے یہ گورنمنٹ عالیہ کسطرح کوشش کر رہی ہے بمقابلہ اس کے جو علاقے دوسری حکومتوں کے ماتحت ہیں وہاں کے رہنے والوں کی حالت ناگفتہ بہ ہی ہے۔ یورپ کا حال تو آپ لوگوں نے سنا ہی ہوگا کہ انہوں نے غیر اقوام کے ساتھ کیسا ذلیل سلوک کیا ہے دور نہ جاؤ اپنے ملک میں دیسی ریاستوں اور سرکاری علاقوں کی رعایا کا مقابلہ کر کے دیکھ لو جنمیں سے بعض اس روشنی کے زمانہ میں بھی ایسی قعر ظلمت میں پڑی ہوئی ہیں کہ انسان تک دینی کی اجازت نہیں دیتیں۔ روسیہ کے ممالک کے دائمی قحط اور تو اتر بغاوت کے حالات تو آپ روزمرہ پڑھتے ہیں۔ وہاں رعایا حکام کی سختیوں ہی کسطرح بغاوت پر مجبور ہے۔ اسکے مقابل سرکار عالیہ کے نائب عالیجناب لارڈ کرزن صاحب بہادر کی بے انتہا فیاضیوں کو دیکھو جو حال ہی میں انہوں نے بعض مساجد واگذار کر دی ہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے ان متبرک مقاموں کو لیے تحائف بھی عنایت کیے۔ ایسا ہی اس عہد رافت میں تار۔ ڈاک۔ ریل۔ جہاز۔ مطابع کے ہونے سے کسقدر آرام اور سہولتیں ہو گئی ہیں۔ وہ نادر و کمیاب دینی کتابیں جنکے دیکھنے کی خواہش میں ہمارے آبا و اجداد چل بسے اب چند روپیوں پر بازار سے ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ غرض ایسی محسن گورنمنٹ اور ایسے پر امن زمانہ کے ہوتے ہوئے کہ جسمیں تمہاری دینی اور دُنیاوی بہبودی کے ہر ایک طرح کے سامان موجود ہیں پھر تمہارے دلوں میں یہ کمینہ خیالات بھرے ہوئے ہیں کہ ایک مہدی خونی بھی آئیگا اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا اور قتل اور خونریزی سے زمین کو لہو لہان کر دیگا۔ حالانکہ **شعر** اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں * بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں *

تم ان خونی مہدیوں کے حالات پڑھکر دیکھ لو جو گذشتہ صدیوں میں گذرے جنہوں نے بسبب ان اختلاف کے جو ذاتی اغراض پر مبنی تھے ہزارہا مسلمانوں کا خون بہا دیا اور ملت پاک کو بجز ضعف اور نقصان پہنچانے کے جیسا کہ تواریخ سے عیاں ہے۔ گذشتہ واقعات اگر یاد نہوں تو اور ایک تازہ خونی مہدی کا حال سن لو جسکا نام محمد عبداللہ حسن ہے جو ملک سمالی لینڈ افریقہ مشرقی میں اُٹھا ہے اس نالائق نے آج تک جسقدر نقصان جان و مال اپنی قوم سومالی کا جو مسلمان ہے کیا ہے وہ اندازہ سے باہر ہے۔ یہ شخص سنگدلی۔ بیرحمی۔ سفاکی غضب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ اس مظلوم قوم سومالی کی مدد کیلیے اگر یہ گورنمنٹ عالیہ ابران رحمت کیطرح وقت پر نہ پہونچتی تو اس سیاہ دل کا ذبیحہ آج تک انکا خاتمہ ہی کر دیا ہوتا۔ اس نابکار کے پنجہ ظلم سے ان غریب مسلمانوں کو چھڑانے کیلیے اس دولت عظمی نے اخراجات کے بار گراں اُٹھانے کے علاوہ بہت سے لائق برٹش افسروں کی قیمتی اور عزیز جانوں کو نظر و ہب ڈالنے سے بھی دریغ نہیں کیا تا کہ جلد تر اس پلید طبع نفس کا خاتمہ ہو چونکہ تمنے اس فیاض گورنمنٹ کی ایسی قدر نہ کی جیسا کہ حق تھا اور خدا کے اس احسان کا شکریہ نہ ادا کیا کہ اسنے ایک ایسا امن اور آزادی کا زمانہ دیا ہے اسلیے پھر غضب الٰہی تم پر ٹوٹ رہا ہے جسکو تم دیکھ رہے ہو۔ اندرونی افریقہ کے جنگلی بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اس پر عدل گورنمنٹ کے زیر حفاظت ہو جائیں (جیسا کہ میجر سوین صاحب بہادر کی کتاب متعلقہ سومالی لینڈ سے ظاہر ہے) اور تم باوجود اسقدر احسانات دیکھنے کے پھر ان کمینہ خیالات سے بھرے پڑے ہو کہ کوئی سفاک آئیگا حالانکہ قرآن شریف میں صاف حکم ہے وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا تمہاری ہی نفاق کے سبب گورنمنٹ کی کوششیں بھی جو تمہاری بہبودی کیلیے تھیں پورے طور پر بار آور نہیں ہوئیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں فیصلہ کر دیا ہے کہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ چونکہ تم اس نعمت کے حصول کے بعد شاکر نہ ہوئے اسلیے عذاب شدید کے دروازے تم پر کھولے جا رہے ہیں۔ باوجودیکہ نہروں کی آبپاشی کثرت پیداواری غلہ کا موجب ہوئی پھر بھی قحط دور نہیں ہوتا اور اسقدر قواعد حفظان صحت پر عمل کرنے کا رنٹین لگانے سیگریگیشن کیمپ بنانے کے پھر بھی بیماری کی ترقی نہیں تھمی بلکہ قحط اور طاعون دونوں ترقی پر ہیں۔ **دوم** جب زمین و آسمان کے مالک نے دیکھا کہ تمہاری جسمانی ضروریات کا پہلو بسبب اس دولت عظمی کے قریب تکمیل ہو گیا ہے تو تمہاری روحانی حالت نہایت پستی میں ہے اور بسبب غفلت مجذوم ہو گئی ہے تو عین وقت پر باران بہار کیطرح تمہاری دستگیری کی اور اس صدی کے مجدد کو بسبب اس مماثلت کے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مسیح موعود بنا کر اور بسبب اس نسبت کے جو اسکو اپنے آقا و مولی صلعم سے تھی مہدی مسعود کا خطاب دیکر آسمانی اسلحہ اور روحانی قوتوں سے مسلح کر کے بدر کامل کیطرح چودھویں صدی کے سر پر مبعوث کیا تا کہ وہ تمکو روحانی ظلمتوں سے نکالے اور وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ جیسے عظیم الشان پیشگوئی زمانی طور پر بھی پورا کر دکھائی تا کہ جو ذلتیں بغیر زمانہ سے تم پر پڑی ہیں وہ دور ہوں پھر اسکی صداقت ظاہر کرنیکے لیے اپنی پیارے نبی صلعم کی پیشگوئیوں کو جو اس اصدق الصادقین نے مسیح موعود کیلیے بطور آیت فرمائی تھیں پورا کر دیا تا کہ پاک دل مومن ان عظیم الشان پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھکر اپنے نبی کریم اور اسکے ظل مسیح موعود پر تازہ ایمان لائیں جیسا کہ سورج اور چاند کا گرہن عین حدیث دار قطنی کیموافق رمضان ۱۳۱۱ھ میں پورا ہوا۔ بسبب ہی اونٹ بیکار ہو کر یترکن القلاص

کیونکہ انکی تکذیب سے کتاب اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام پاک نوشتوں کو جو اپنے وقت پر پوری ہو گئے تھے جھوٹا کر دیا اور اپنی شقاوت سے غیرت الٰہی کو جوش دلایا۔

کتاب اللہ اور خود جناب الٰہی کی تکذیب تمنے اسطرح کی کہ اس پاک کتاب میں اس پاک ذات نے اس اُمّتِ مرحومہ کے لیے سلسلۂ خلفا موسیٰ کیطرح ایک مسلسل خلافت کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ سورہ نور میں ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ .... الخ اس وعدہ صادقہ کے مطابق ضروری تھا کہ جسطرح حضرت مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے مثیل موسیٰ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس اُمّت کا خلیفہ مسیح ابن مریم کے قدم پر چودھویں صدی میں ظاہر ہو۔ دوم یہ کہ کتاب اللہ نے نہایت تاکید سے متواتر جگہ اس بات کو بیان کیا ہے کہ مفتری ضرور بسبب افترا کے ہلاک ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو اسقدر مہلت نہیں دیتا جس سے زمین میں فساد پھیلے اور صادق اور کاذب کے معیار کا کوئی پیمانہ نہ رہے جیسا کہ فرمایا ف اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ باوجود ان آیات بینات کے تم ایک ایسے شخص کو مفتری کہہ رہے ہو جسکو علاوہ بے انتہا نصرتوں اور تائیدوں کے نبی کریم صلعم سے بھی زیادہ مہلت دیگئی ہے اور اسطرح تم وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ کی مُہر کو جو نبی کریمؐ کی صداقت پر اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے توڑ رہے ہو اب خدا کیلیے غور کرو کہ کیا تم کتاب اللہ اور اسکے نازل کرنیوالے کی تکذیب کرتے ہو یا نہیں۔ نبی کریمؐ کی تکذیب اسطرح کیگئی کہ اُس اصدق الصادقین نے فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ اب خدا کیلیے بتلاؤ کہ اگر یہ چودھویں صدی کا بدر کامل اور مجدد نہیں تو اور کون ہے اگر تمہارے زعم باطل میں کوئی نہیں ہے تو دیکھو تم کسطرح اس ذات عالی کی تکذیب کر رہے ہو جسکی شان میں ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ ایسا ہی کسوف خسوف والی حدیث (اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ الخ) جو دارقطنی مطبوعہ دہلی ص ۱۸۸ پر ہے اور رمضان ۱۳۱۱ھ میں پوری ہو چکی ہے نہیں ملتے ہو۔ ایسا ہی کسر صلیب اور قتل خنزیر کی پیشگوئیاں جو پوری ہو گئی ہیں انکو بھی تمنے بیقدر کیا۔

اب آؤ تمکو قحط اور طاعون کا یقینی علاج بتائیں۔ تمنے سنا ہو گا کہ اصول طبابت میں علاج کیلیے یہ پہلا اصول ہے کہ اسباب مرض کو دور کیا جاوے جسطرح قحط اور طاعون دو مرض ہیں ایسے ہی اسباب بھی دو ہی ہیں: ایک اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ منافقانہ عقیدہ رکھنا اور ہیں امن و آزادی کے ہوتے پھر قتل اور فساد کی خواہش رکھنا اور وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا اور ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے خلاف کرنا۔ دوسرے خدا کے اس نور کا جو مسیح اور مہدی جیسے خطابات عالیہ سے موسوم ہو کر حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوا ہے انکار کرنا۔ اب اصول طبابت کے مطابق علاج بھی دو ہیں ایک یہ کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ حسن عقیدہ کو پیدا کرو اور خون انگیز خیالات دل سے دور کر کے اس خدا کی نعمت کی قدر کرو جو اسنے ایک ایسی فراخ حوصلہ عادل اور قدر شناس گورنمنٹ دی ہے کیونکہ ؎ بو د آن فرد مایہ بد گوہرے ۔ کہ از منعم خویش نا بد سرے ۔ اور دعا کرو کہ خدا کی نصرتیں اس گورنمنٹ کے شامل حال رہیں اور تم اسیطرح امن و آزادی سے اسکے مہد رافت میں آرام کرتے رہو۔ تم پچھلی صدی کے ابتدائی زمانہ پر غور کر کے دیکھو کہ تم کیسے آہنی تنور و میں تھے اور کسطرح ابر رحمت کیطرح اس گورنمنٹ نے آکر تمہیں درندوں کے منہ سے چھڑایا۔ **دوسرا علاج** یہ ہے کہ تم اس امام صادق مرسل من اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھلو تا کہ وہ تم کو ان ابدی دکھوں سے چھڑائے جو بغیر ایسے ہادیوں کی صحبت کے دور نہیں ہو سکتے۔ اسوقت خطہ زمین میں یہی ایک مرد میدان ہے جسنے اسلام۔ قرآن۔ اور نبی کریم صلعم کی عزت کو ظاہر کیا ہے اور ان دریدہ دہنوں کے مونہوں کو جو عیب گیری اور خباثت کی نجاست کھانے سے خنزیر کی طرح ہو گئے تھے بند کیا ہے اور اسکے ذریعہ حسب فرمودہ الٰہی پھر پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم ہو گا۔ اسکی تائید اسقدر آسمانی نشانوں سے ہوئی ہے کہ وہ احاطہ لکھے نہیں جا سکتے۔ میں تمہیں دردمند ونکی طرح نصیحت کرتا ہوں کہ تم تعصب اور آبائی خیالات اور دنیاوی عزتوں کے جھوٹے ننگ و ناموس کو دور کر کے صرف چند گھنٹے اس کی کتابوں کا مطالعہ کرو پھر تم پر حق کھل جاوے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں بھی تمہاری طرح ظلمت میں تھا مگر اللہ تعالیٰ برادر محمد افضل اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب پر رحم فرماوے جنکے ذریعہ مجھے اس امام صادق کی ایک کتاب نور القرآن حصہ دوم کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکے پڑھنے کے بعد ہی میں نے خدا کے فضل سے امام کی بیعت کر لی اور مجھے دوسری کتاب کے دیکھنے کی اسوقت ضرورت نہ پڑی۔ کیونکہ اس کتاب میں اس جری اللہ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ایسی غیرت ظاہر کی ہے کہ جب تک کوئی فنا فی الرسول نہ ہو ہرگز نہیں دکھا سکتا۔

پس اے عزیزو ہر دو امراض کے ہر دو علاج تمہارے آگے پیش کیے ہیں۔ ان کو قبول کرو تا تمہارا بھلا ہو اور تم اس غضب اور لعنۃ الٰہی سے جو قحط اور طاعون کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے نجات پاؤ۔ اس علاج کے مجرب اور یقینی کے مزید اطمینان کے لیے ایک واقعہ سن لو اور عبرت پکڑو وہ یہ ہے کہ لعنت اور غضب جس کے اب تم وارث بن رہے ہو جب یہود پر نازل ہونا شروع ہوا تو اُسوقت بھی بعینہ یہی دو وجہیں تھیں۔ ایک یہ کہ باوجود اس کے کہ ہماری اس گورنمنٹ کیطرح رومن گورنمنٹ نے یہود کی بڑی عزت کی اور بڑے اختیارات اُنکو دیے اور ہر طرح انکی بات اُن کی عدالت میں سنی جاتی تھی اسیطرح امن و آزادی بھی ملی ہوئی تھی پھر بھی وہ ناشکر گذار قوم ایک خونی مسیح کا انتظار کر رہی تھی اور اس زعم میں تھی کہ مسیح آکر انکو پھر داؤد کی تخت پر بٹھاوے گا اور دوسرے جب مسیح علیہ السلام ہمارے آقا و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی طرح غربا کی شکل میں ظاہر ہوے اور ہمارے امام صادق کیطرح فرمایا کہ مجھے زمینی سلطنتوں سے کوئی غرض نہیں میں آسمانی بادشاہت لیکر آیا ہوں وہ تمہاری طرح ہی غیظ و غضب میں آکر حضرت مسیح کی تکفیر کر دیگئی یہانتک کہ صلیب پر لٹکا دیا جس پر اسے اُس ذات مقتدر نے اُنھیں زندہ اُتار کر بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کے اکٹھا کرنیکو دوسرے ممالک میں روانہ کر دیا اور آخر سرینگر محلہ خان یار میں اپنی سنت قدیمہ کے مطابق کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وفات دیکر اس خاک پاک کشمیر جنت نظیر میں سُلا دیا اس واقعہ پر خوب غور کرو بالکل تمہاری حالات سے ملتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ کاٹا نہیں جاتا۔ اگر تم مومن ہو تو باز آؤ اور ٹھوکر نہ کھاؤ۔

نہ ماننے والوں کا اسوقت جو انجام ہوا اسکو جناب الٰہی نے اپنی پاک کلام میں اسطرح بیان کیا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ۔ ایسا ہی اس صادق کے انکار کا انجام ہو گا جسکو اُسنے آپ اسطرح بیان کیا ہے کہ ؎ واللہ کہ ہمچو کشتیِ نوحم ز کردگار ۔ بدقسمت آنکہ دور بماند ز لنگرم ۔ ایں آتشے کہ داشتم آخر زماں بسوخت ۔ از بہر چارہ اش بجناب ہر کوثرم ۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا ؎ بگوش ہوش شنو از من اے مکفر من ۔ کہ من گواہ بدیں کردگار خود بکنم ۔ زفکر تفرقہ بازآ و باش پروانہ ۔ وگر نہ گریہ برغمگسار خود بکنم ۔ عمارت ہمہ دوناں خراب خواہم ساخت ۔ اگر ز چشم رواں آبشار خود بکنم ۔ یہ اشعار مدت ہوئی بطور پیشگوئی فرمائے تھے کہ جب ان کا مرض کا نام و نشان نہ تھا مگر چونکہ مکفر تفرقہ اندازی سے باز نہ آئے اور نہ آشتی کی اس لیے گریہ برغمگسار کا نتیجہ ظاہر ہونا شروع ہوا مگر ابھی ؎ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا ۔ اس لیے اپنی جانوں پر اپنی اولاد پر رحم کرو اور اس کشتی نوح یعنی بیعت پر سوار ہو جاؤ تا کہ اس طوفان آتش خیز سے نجات پاؤ۔ والسلام

خاکسار رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ از بربرا سمالی لینڈ مشرقی افریقہ